

اِنْ نَصَرَكَ اللّٰهُ فَلَا فَاٰلَ اَكْفَرُ
اِنْ نَصَرَكَ اللّٰهُ فَلَا فَاٰلَ اَكْفَرُ

مجلس ترميز خرب انصار جعفر
مجلس ترميز خرب انصار جعفر

اِنْ نَصَرَكَ اللّٰهُ فَلَا فَاٰلَ اَكْفَرُ
اِنْ نَصَرَكَ اللّٰهُ فَلَا فَاٰلَ اَكْفَرُ

اغراض و مقاصد

- ۱- صحیح اسلامی اصولوں کے ماتحت مسلم جوانوں کی تعلیم
- ۲- تبلیغ و اشاعت و تحفظ اسلام
- ۳- احیاء و اشاعت علوم و دینیہ بذریعہ دارالعلوم عربیہ
- ۴- اصلاح رسوم و باتباع شریعت اسلامیہ

متمم الاسلام

جمریہ

مدین
ظہور احمد گوی

شرح چندہ

معانی سے
عوام سے
برادریاں تک
تاریخ اشاعت
ہر پنجہزی ماہ کی یکم و ۱۶ کو بھیرہ
پنجاب سے شائع ہوتا ہے
خطیہ

جلد ۱۲ - بھیرہ پنجاب - ۸ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ - ۱۹۳۹ء - نمبر ۱۲

خاکسای نمبر اسلام

نزدہ الفضل و الحکماء مولانا الحاج الحافظ حکیم مولانا عبدالرسول صاحب کلان ساکن بکھر تحصیل منٹلج شاہ پور نے ماہنامہ خاکسای نمبر اسلام کی تصانیف اور خاکسای لکچر کی شائع و اشاعت کا اظہار فرمایا

نہایت کم از فتنہ و جہاں شرخاکار
افترا کردہ بہ قرآن در کتاب تذکرہ
از یہود و منافقین و تحریف دین حق
اہل ایمان را کند محفوظ حق از شر او
گفت حجاجون کذا و نون یا کتبکم رسول
تمام او علامہ چون کافر بہر اہل رنگ
گر کتب اسے کثیرہ بار بر پیشکش کنند
ما حی اقول حقہ حامی جہل و ضلال
عالمان باطل را گفت کافر بے صفا
الامان زیر اعتقاد و فاسد و الامان
کافر را گفت ایمان ہونما نرا اہل کفر

لحمہ مغرب گزشتہ گفت خود را مشرقی
شد مطیعش ہر کہ از ضعف ایمان و یقین
الحند اے اہل ایمان! الحذر زیں بے حیا
میکند حضرت ظہور احمد بر دوش سعی خوب
نیز جملہ عالمان باعمل در کوشش اند
دین پاک مصطفیٰ نور خدا دان جہاں
ہست مردود از اہل کس کد و شد مخوف
اہل سنت و الجماعت ہست بر مستقیم
اولیاء اہل کرامت جملہ سنی بودہ اند
ہر کہ از وی منحرف شد حق بگذاشتہ
اہل ایمان را نگہدارای خدا و ذوالکرم
ہر ہر مومن دعا کن دائم اے اللہ
حق کند محفوظ از ہر اہل شر و شر و عیار

جن حضرات کی خدمت میں جریدہ بامید قبولیت بھیجا جا رہا ہے اور جنہوں نے چندہ بذریعہ نقدی اور روپے کر کے
کا وعدہ فرمایا ہے انکی طرف سے بھی ایک چندہ وصول نہیں ہوا۔ براہ کرم چندہ بذریعہ نقدی یا روپے ارسال فرمائیں

ملاحضات

یعنی مجلس مرکزی شریعت الاسلام
اور ترویج محمدی کی خدمات کا تذکرہ

حرب الاسلام کی مساعی جمیلہ و اسلامی خدمات کا اعتراف

حضرت امیر المؤمنین صاحبزادہ حاجی محمد سعید صاحب خلعت
وجاہتین حضرت ملا محمود صاحب مرحوم والے تیراہ تختیر
فرماتے ہیں۔

براہ کرم رسالہ میرے نام جاری رکھ کر ممنون فرمائیں۔ اس
دور خط میں آپ کے مکرر اہم رسالہ کو خداوند کریم زندہ
رکھے۔ اعلیٰ آمین

مولانا محمد نواز صاحب ناظم جمعیت تعلیم الاسلام محمدی
ایف۔ ایک گرامی نامہ میں تحریر فرماتے ہیں
فقہ خاکری کے انسداد کے لئے محمدی توح کے قیام و
استقام کے کوائف و عوام معلوم کر کے انتہائی مسرت
ہوتی۔ علم و طلباء و دارالعلوم ہدایہ کی طرف سے انتخاب اور
طلب کے غور و فکر و کار کی ان مساعی جمیلہ فیوض قلب
سے بدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے مستثنیٰ ہیں کہ اللہ کریم
آپ صاحبان کی خدمات و قربات بلکہ منظور فرما کر قبول و اہم
فرمائے جس سے مسلمانوں کو صحیح طور پر فائدہ پہنچے۔
ایک اور ماریلی سے تحریر فرماتے ہیں۔

”آپ کے جریہ کا مورسراہیل رشتہ برادرانہ نظر سے گذرا
ہیں آپ کی خدمت و اطاعت کی داد پیش کرتا ہوں۔ اور اگر
مقبول افتد..... روئے روانہ خدمت کے۔ (ایک فقیر لڑکلی)

تبلیغ غیر و تر پور میں ایک اور بزرگ تحریر فرماتے ہیں
”شیدائے سرور اسرائیل میں ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ شیعہ
صاحبان کے حق میں کالی توکی کہیں ست الفاظ استعمال
ہیں کہ گئے مختلف ذرائع کو ناگوں والوں اور انکی مستند
کتابوں اور غیر مستندین کی تحریروں سے ناقابل تردید محض اور
جامع الفاظ میں ایک ایسا نقشہ کھینچا ہے۔ اور اس پر ایسی
محنت کی گئی ہے کہ اس کا اثر خدا ہی آپ کو دیکھا۔ رنج یہ ہے کہ
ان رسالوں کے مضامین کو فیشن میں لوگ آٹ آٹ پڑھتے
خیال کر کے پڑھتے ہی نہیں۔ یہی خیال کے لوگ ہی ان کا مطالعہ
کرتے ہیں۔ مگر وہ اکثر خشک مزاج ہوتے ہیں۔ اور خدمت چھیننے
کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ آپ سخت جہد و جدوجہد سے ہیں۔ اللہ
آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔ اللہ اپنے دینی کی حفاظت کریگا
اور اس لئے آپ کی سرگرمیوں میں بھی ضرور مدد فرمائے گا۔“

مولانا احمد شمس الاسلام صاحب ارشد بہاول پور سے تحریر فرماتے ہیں۔
”مجھے شمس الاسلام کے اوقافی دور سے خاص نسبت حاصل
ہے۔ بہر حال میری طرف سے اخلاص بھرنا بدیہ تبریک قبول
فرمائیے۔ میں آپ کی بلندی اور جلالی کا اعتراف سے ہی
قائل ہوں۔ کہیں کہ آپ کو ایسی فضا سیرا سکتی جس سے
آپ کے تمام عوام مرہ سے کا آسکتے۔“

واللہ الموفق لما يحب و يرضى

دارالعلوم غزنیہ کا افتتاح

تعلیمات کے بعد
جہد طلبہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے ارشاد سے پہلے جامع مسجد
بھیرہ میں پہنچ جائیں۔

مسجد دروازہ چک والہ بھیرہ میں روزانہ لوہار خان بھیرہ مولانا
عبدالرحمن صاحب میانوی قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر کا
درس دیتے ہیں۔ شہر کے کافی اصحاب درس میں شامل ہو کر قیام
حاصل کر رہے ہیں۔

جامع مسجد میں نظام القرآن کا سلسلہ جاری ہے رمضان المبارک
کے ایام میں طلبہ کی کافی تعداد تعلیم حاصل کر رہی ہے۔
مولانا عبد اللہ صاحب ریاست کشمیر
تبلیغ الاسلام کے تبلیغی دورہ سے فارغ ہو کر واپس
تشریف لا کر چند روز کے لئے امرتسر میں قیام میں۔ مولانا منیر شاہ
صاحب نے مدد راجھا۔ جگہ۔ مہمانہ۔ کوشن میں سرگودھا دلی
وغیرہ کا دورہ فرمایا۔ اور یہ جگہ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات سے
روشن کر دیا۔

جامع مسجد کے مقدمہ کا فیصلہ

جامع مسجد بھیرہ کے مشہور
مقدمہ کا فیصلہ ڈسٹرکٹ جج صاحب سرگودھا کی عدالت
سے ۱۷ اکتوبر کو مولانا دروہ صاحب کی منشا کے مطابق
ہو گیا ہے۔ اور قاضی نے اپنے فیصلے کے دلائل کے دلائل
سن کر مدعی کا اپیل منسوخ قرار دے کر دیا مسلمانان بھیرہ و
معتزات میں اس فیصلے کے استماع سے مسرت کی لہر دوڑ
گئی۔ اور کئی روز تک مبارک دینے والوں کا جامع مسجد میں
”اننا نذہارنا۔ الحمد للہ“ کا نغمہ بلند ہوا۔

جریدہ شمس الاسلام کا دو جدید اور نئے معاونین

جامع معاونین و قاریوں کی خدمت میں گزارش کی گئی تھی۔
کہ شمس الاسلام کے سائر ذرائع وغیرہ کے متعلق اپنی
آراء سے مطلع فرمائیں۔ جریدہ شمس الاسلام خاص شخص کی
ملکیت نہیں۔ اس لئے ہم اپنے غرض و عہد و ان ملکیت کو
مشورہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ یہ ہماری ایک جریدہ کی پالیسی
و سائر وغیرہ کی کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے
ہم جنوری سے پہلے قاریوں کی آراء و رائے ہیں۔ انشاء اللہ ہم
جنوری کے بعد جریدہ شمس الاسلام میں مناسب تبدیلی ہو سکیگی۔
اور اس کو زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے کے لئے مؤثر اقدامات
مربط کیا جائیں گے۔

ہم حسب ذیل سوالات کے جوابات حاصل کرنا چاہتے ہیں
۱۔ جریدہ ہامنامہ کی شکل میں چاہئے یا پندرہ روزہ
اور کیا اس کو دارالعلوم غزنیہ میں ہی چھپوانا ہو سکیگا۔
۲۔ بعض اصحاب کی رائے ہے کہ جریدہ روزہ رہے۔ مگر
سائر ذرائع سے پہلے قاریوں کی رائے لی جائے گی۔

۳۔ خاکسارین، میرزا شمس اور نصیبی۔ سے کوئی فائدہ

زیادہ خطرناک ہے اور کس فتنہ کی تردید آپ کی نظر میں زیادہ
ضروری ہے۔
۴۔ ملکی ڈیڑھ لکھی خیروں خصوصاً جنگی خیروں کا خلاصہ پندرہ روزہ
ہونے کی صورت میں مفید ہو سکتا ہے یا نہیں۔

علاوہ ازیں جامع غزنیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ بدیر کی
مشکلات پر بھی غور فرمائیں۔ جریدہ کی مالی حالت کسی تنخواہ دار
ایڈیٹر کے قیام کی اجازت نہیں دیتی۔ بدیر شمس الاسلام کثرت مشاغل
کی بنا پر جریدہ کی طرف بوری توجہ مبذول کرنے سے محذور ہے اس لئے
بجائیت خطیب و مفتوی مسجد جامع امیر حرب الاسلام، امیر
تبلیغ محمدی توح، مبلغ، مناظر، رضا، ساجی و منہم دارالعلوم
متحدہ خدمات انجام دیتے ہوئے اپنے واحد ذریعہ معاش یعنی
امور زمینداری کا بھی اصرار کرنا پڑتا ہے۔ ان حالات میں
اگر آپ میں سے سر صاحب جریدہ کی توسیع اشاعت کو اپنا
فرض قرار دے لیں۔ اور سہ ماہ ایک دو فریادوں کا چہرہ دفتر میں
بھیجا دیا کریں۔ تو کسی تنخواہ دار ایڈیٹر کا قیام بھی ہو سکتا ہے۔ اور
بدیر شمس الاسلام کو بھی دماغی۔ لیشانیوں سے کسی حد تک نجات
مل سکتی ہے۔ جو صاحب قلمی اعانت کر سکتے ہوں ان کے
سفارین شکر یہ ہے کہ ساتھ جریدہ میں درج ہوتے ہیں۔

شکر یہ احباب

جن احباب نے اس ماہ میں حسریہ
شمس الاسلام کی توسیع اشاعت
میں حصہ لیا ہے۔ ان کا خاص طور پر شکر یہ ادا کیا جاتا ہے اور اللہ کریم
ان کو جزائے خیر عطا کرے آمین خصوصاً حاجی عبد الوہاب
صاحب تاجر کلکتہ کے ہم خاص طور پر شکر گزار ہیں۔ جنہوں نے
توسیع اشاعت میں حصہ لینے کے علاوہ مبلغ پندرہ روپے بطور
اعانت جریدہ ارسال فرمائے ہیں۔

ارشادات ہدایت

سیدالکونٹ مولوی سید فتح علی
نناہ صاحب لکھنؤ سیدان سے
تحریر فرماتے ہیں۔
”شمس الاسلام کو اخباری صورت سے بچائیے اور شیعہ وغیرہ
اہل بدعت کا رد واجب اور نہایت ضروری ہے۔ ۳۔
کی جہاں خط سے مولانا ابوالنور صاحب ارشاد فرماتے ہیں
شمس الاسلام اگر فقہ و ارباب کے نو ہتر و پندرہ روزہ
ضرور رکھیں۔ سائر اگر بقدر توانا تو بہتر تھا۔ لیکن اب کم از کم
ایک سال تک یہی سائر یعنی اخباری ہی رہے تاکہ حلقہ کرا لے
والے حضرات کو یہ بے حلقہ کرا لے میں خلعت نہ ہو
اگر خلعت شیعیت، دہیزانیت مل چکی ہے، یا انہوں نے
اپنی تبلیغ چھوڑ دی ہے تو بے شک آپ بھی ترویج چھوڑ دیں۔
لیکن اگر وہ اپنی تبلیغ کر رہے ہیں۔ ان کے رسالے اور اشاعت
جاری ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کی تردید نہ کی جائے۔ ایک
آدھ منہ میں پندرہ روزہ خیروں کا خلاصہ درج ہونا بھی ضروری
ہے۔ لغت و اطلاق، مذاہب اور ارباب دالے مضامین بھی
کار آمد ہو گئے۔“

فاضل محترم خان زادہ غلام احمد خان صاحب گلشن (لکھنؤ شہر)

یہ سارا سارا تحریر مولانا ابوالنور صاحب ارشاد فرماتے ہیں

اجراء نہ تھا۔ مگر وہ صراطِ مستقیم سے ہٹ چکے تھے۔ اور ان کی اس گمراہی کا خمیازہ مسلمانوں کو بھگتنا پڑا۔

سرسید احمد خان مرحوم کے بعد میرزا غلام احمد صاحب قادیانی مبلغ اسلام کا روپ دکھا کر نمودار ہوئے۔ اور سرسید اور ان کے متبعین مولانا جراح علی صاحب و دیگر اکابر کے خیالات کو نئے رنگ میں ڈھال کر میرزا صاحب نے اپنے معتقدین کی ایک جماعت تیار کر لی۔ سرسید مرحوم نے جو کچھ کہا تھا اس میں خود غرضی کا دخل نہ تھا۔ فرقہ بندی مقصود نہ تھی۔ مگر میرزا صاحب نے ان کے پیدا کردہ ماحول سے فائدہ حاصل کر کے نئے فرقہ کی بنیاد ڈال دی۔ تبلیغ مہضف، مجدد، مجددی اور ملہم کے دعووں سے ترقی کرتے کرتے آخر کار نبوت و مسیحیت کے مدعی بن بیٹھے۔ اس نے آپ کو صور قرار دیا۔ یعنی تمام قوموں کو ایک دین پر جمع کرنے کا دعوے کیا۔ سرسید مرحوم نے علماء کرام کے خلاف نفرت و حقارت کا جو طوفان برپا کیا تھا۔ اس نے میرزا ایت کو ترقی دی میرزا صاحب نے بھی علماء کرام کو اور اوہداتِ فرقہ مولویان کا مقدس خطاب عطا کیا۔ علماء کرام حیران تھے۔ کہ اس نے فرقہ کا مقابلہ کس طریقہ سے کریں۔ یہ لوگ براہِ سنگد اکے فن سے نا آشنا تھے فتاویٰ کے کاغذی گولوں سے کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ جدید تعلیم یافتہ انھوں نے اس نئی دعوت پر لبیک کہا۔ پیچھے رہے کہ نئے فرقہ کے داعیوں نے علماء کی مدافعت نہ کی اور وہ خود کو فقط قرار دیا۔ اور علماء کرام کو افتراق کا ذمہ دار قرار دے کر ان کے خلاف عوام میں نفرت کا جذبہ پیدا کیا۔ کہا گیا۔ کہ ملا لوگ ہمیشہ سے گھڑ دیکھ کر گردان کرتے تھے آئے ہیں۔ بلال یہ جانتے ہیں کہ مسلمان صحیح نہ ہوں۔ یہ لوگ اتحاد کے دشمن ہیں۔ قوم کو ان کے سر پرستے گلو خلاصی کرانی چاہیے۔ علماء کے خلاف اس طوفان بد فہمی نے قوم کے اکثر افراد کے دل کو گم کر دیے۔ ہندوستان میں اسلامی حکومت کے زوال کے بعد مسلم قوم کو جن مصائب کا سامنا کرنا پڑا ان میں سب سے بڑی برصیدیت یہ ہے کہ قوم کے کان میں بگڑے دماغ نثار دے۔ ذمت خورد زار سے تمام قوم محروم ہو چکی ہے، مذہبی طبقہ تبلیغی جڑوں سے نا آشنا اور اخبار کے براہِ سنگد کا جواب دینے سے نا صبر ہے۔ میرزا بیوں اور بیچریوں کی سازش سے علماء کا اثر و اقتدار ملک میں کم ہوتا گیا جس کا اثر عوام الناس کی مذہبی زندگی پر پڑا۔ اور مذہبیت جو اتحاد کی ضامن ہے۔ اس کا جذبہ ان کے قلوب سے جاتا رہا۔ اور اس طرح مسلمانوں کی جمعیت و اتحاد کا خواب بزمِ زندہ تعبیر نہ ہو سکا۔

دامن دیں ہاتھ سے چھوٹا تو جمعیت کہاں اور جمعیت ہوئی رخصت تو ملت بھی گئی راقبال ہندوستان میں ہمایوں کے زمانہ سے شیعیت کو فروغ ہوا۔ ہمایوں سے پہلے اس ملک میں سوائے اہل سنت و جماعت کے اور کوئی مذہبی فرقہ موجود نہ تھا۔ سنی سلطانین نے شیعوں کو اپنے نعلِ عافیت میں جکڑ دی۔ انہیں جاگیریں عطا کی گئیں۔ مینا صیب جلیلہ پر فائز ہوئے۔ بعض صوبوں کی گورنری کی باگ بھی شیعہ امراء کے ماتحتوں میں رہی۔ مگر افسوس ہے کہ شیعوں نے سر مو قعہ پر جس کشتی کا ثبوت دیا۔ جہاں گیر کے زمانہ میں نور اللہ شہسوتری نے معائب النواصب اور دوسری تصانیف میں صحابہ کرام پر سب و شتم کا آغاز کیا۔ آخر کار جہاں گیر کی تلوار سے اس فرقہ کا خاتمہ ہوا۔ جیالور اور گولکنڈہ کے شیعہ سلطانین نے اپنی ملکوتوں میں سینہوں کے لئے مذہبی آزادی کا خاتمہ کر دیا اور وہ ملک نے یہ

شہد مسلمان

بھیرہ۔ یکم نومبر ۱۹۳۹ء

مسلم لیگ اور خاکسار

خداوندانِ لیگ کی پختہ نمودار بن گئی

(قرطاول)

مفسرین و محدثین کو باطل بتایا۔ اور اپنی طرف سے قرآن کریم کی ایسی تفسیر شائع کی جس کو علمائے کرام نے قرآن کی معنوی تحریف قرار دیا۔ سرسید مرحوم نے اس طرح مسلمانوں کی اکثریت اور مذہبی طبقہ سے عداوت مولد کرنا چاہی کہ آغاز کر دیا۔ علمائے اسلام کو ستانے کے لئے مزج کے بجائے گردن مروڑی مرغی کا گوشت کھانا شروع کیا۔ علمائے اسلام نے علیحدہ کلچر میں علوم مغربہ کے ساتھ علوم عربیہ اسلامیہ کی تعلیم کا مطالبہ کیا۔ اس مطالبہ کو حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا گیا۔ ملاحظہ فرمائیں مستقبل مصنفہ سید طفیل احمد صاحب علی گڑھی علی گڑھی اسلامی روایات کچھ اور تہذیب کے تحفظ کے لئے علی گڑھی تحریک کی مخالفت پر مجبور ہو گئے۔ سرسید مرحوم نے طلبہ کے لئے انگریزی تمدن و کاپی کے اتباع پر زور دیا۔ الغرض جدید و قدیم خیالات کے مسلمانوں میں بے رحمی کا آغاز ہوا۔ اور سرسید کے طرزِ عمل کا نتیجہ اتحاد کے بجائے تفریق کی صورت میں ظاہر ہوا۔ چنانچہ آج تک جدید تعلیم یافتہ اشخاص برائی رومن کے پابند یعنی علمائے کرام کو حقیر سمجھتے ہیں۔ اور علمائے کرام بھی انگریزی دان نوجوانوں کو بیچری اور فرنگیت کے دلدادہ کہہ لیتے ہیں جس طرح آج مسلم لیگ کا اسلامی کلچر کے تحفظ کے لئے میدانِ عمل میں کامرین ہونا قابلِ اعتراض نہیں اسی طرح علمائے کرام کا علی گڑھی تحریک کے زمانہ میں اسلامی کلچر و روایات کے تحفظ کے لئے سعی کرنا مذہب قرار دیا جاسکتا۔ مسلمانوں کے لئے یورپی یا مذہب تہذیب کیسا قابلِ نفرت ہے۔ افسوس ہے کہ سرسید مرحوم نے اتحاد کا جو طریقہ اختیار کیا۔ اس نے ان دو گروہوں میں ہمیشہ کے لئے وسیع خلیج حائل کر دی۔ سرسید کے مقاصد اس خانہ جنگی کے بغیر بھی حاصل ہو سکتے تھے۔ وہ گردن مروڑی مرغی کھائے بغیر اور سیرہ صدر اسلام کی ترمیم۔ محدثین و مفسرین و علماء کرام کی توہین و تحقیر کے بغیر بھی قوم کو ترقی کے اعلیٰ مدارج پر لے جا سکتے تھے۔ اور علمائے کرام بھی ان کے ساتھ کامل تعاون پر آمادہ ہو چکے تھے۔ مگر افسوس ہے کہ سرسید نے ایسے موقع پر ٹھوکر کھائی۔ اور وہ اصلاح کے بجائے فساد اور اتحاد کے بجائے افتراق کا باعث بن گئے۔ جس میں سرسید مرحوم کے جذبہ اخلاص سے انکار نہیں۔ ان کا مقصد کسی نئے فرقہ کا

مسلمانوں کی سیاسی کشتی کی ناخداہی کے مدعی حضرات میں مسلم لیگ کے اکابر کو نمایاں درجہ حاصل ہے۔ یہ جماعت مسلمانوں کی جداگانہ ملی ہستی قائم رکھنے پر مصر ہے۔ اور اس میں تنگ بین ہندوستان کے مسلمانوں کی اکثریت کا اسے اعتماد حاصل ہو چکا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ آج کی اشاعت میں ارکان لیگ کو ان خطرات کی طرف توجہ دلائیں جو سیاسی رنگ میں ظاہر ہو کر مسلمانوں کی کشتی حیات کو ارتداد کی چٹان سے ٹکرا کر پاش پاش کرنا چاہتے ہیں۔ حزب الانصار اور ادارہ عالیہ محمدیہ عسکریت کا تعلق ملک کے کسی سیاسی اسلامی فرقہ کے ساتھ نہیں ہے۔ لہذا سیاست کے مختلف امور پر بحث کرنا ہمیں حق حاصل نہیں۔ جہاں تک مذہب کے تحفظ کا مسئلہ درپیش ہو ہم سر سیاسی اسلامی گروہ کے ساتھ اشتراکِ عمل ضروری سمجھتے ہیں۔ عہد حاضرہ میں بعض مذہبی فرقے سیاسی رنگ میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ لہذا ملک کے سیاستدان حضرات کی توجہ کو ایسے تباہ کن غاصری طرف مبذول کرنا ہمارا مذہبی فرض ہے۔ ہمیں مضمت مزراج اور مذہبی دل و دماغ رکھنے والے قارئین سے توقع ہے کہ ہماری گزارشات پر غور فرما کر مسلم رائے عامہ کو ان خطرات سے آگاہ کرنے میں ہماری امداد فرمائیں گے۔

تنظیم قوائے اسلامیہ وقت کا اہم مسئلہ تنظیم و باہمی نشست و افتراق نے انہیں اسفل اسفل میں پہنچا دیا تو آج تک جبکہ مساعی اتحاد و تنظیم کے لئے کی گئی ہیں ان میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ لہذا ہمارے اکابر کو حالات کا مطالعہ مضبوطی سے کرنا چاہئے۔ اور گذشتہ ناکامیوں اور تلخ کامیوں سے سبق حاصل کر کے اتحاد دین المسلمین کے لئے کسی مفید و موثر لائحہ عمل پر کاربند ہونا چاہئے۔

و ایمان اتحاد کی ناکامی کا سب سے بڑا سبب تلاش کرنے کے لئے ان داعیوں کے طرزِ عمل کا مطالعہ کرنا ضروری ہو ملک میں سب سے پہلے سرسید احمد خان صاحب مرحوم نے اصلاح و اتحاد کا علم بلند کیا۔ اور مسلمانوں کو علوم مغربہ کی دعوت دی۔ یہ موصوف نے اپنے مقصد کی کامیابی کیلئے اسلام میں ترمیم کی ضرورت محسوس کی۔ علوم عربیہ اسلامیہ کی تحقیر کی

عہد نادر علی کارین واقعہ

سنی و شیعہ اختلافات ختم کرنے کی مساعی جمیلہ

(از علامہ حافظ محمد اسلم صاحب ایچوری)

سرحد کے نادر شاہ اپنی سفاکیوں کی بدولت چنگیز خان، ہلاکو اور تیمور وغیرہ کی فہرست میں مندرج ہے۔ لیکن باوجود ان خونریز یوں کے اس کے دل میں مسلمانوں کا درد تھا۔ اور چاہتا تھا۔ کہ اسلامی فرقے باہم متحد ہو جائیں۔

ایران میں شاہان صفویہ نے اپنے اغراض کے لئے خلفائے ثلاثہ اور صحابہ کرام کا سب و شتم رائج کر دیا تھا۔ نادر کو یہ دیکھ کر سخت بچ خیز تھا۔ کہ اس تبلیغ فعل کی وجہ سے ایرانی تمام عالم اسلامی کی دشمنی مولیٰ ہے۔ ہے۔ یہی۔ اور ان میں اور دیگر ممالک کے مسلمانوں میں شہوت مند و ستائشوں۔ اور عثمانیوں میں عداوت کی تبلیغ زیادہ وسیع ہوتی چلی جا رہی تھی۔ جس کی وجہ سے ہر وقت مسادمات کا خطرہ ہے چنانچہ دشمنوں کو مغلوب اور ممالک کو مفتوح کرنے کے لئے شیعہ بھی صحوائے مٹان میں جہاں امرائے ایران کا عظیم الشان اجتماع اسلئے ہوا تھا۔ کہ اس کے سر پر ایران کی شہنشاہیت کا تاج رکھا جائے اس نے کہا۔

در شاہ طہاسب و شاہ عباس و محمد و سریر موجود اند۔ ایشان را بر سر را کہ بر اندہ اصر سروری و اند بریاست و سلطنت بردارند و آہنہ حق کو شش بود دریں چند سال بجا آوریم و ولایات ایشان را بامراے ایشان از دست افغان و روس و روسی خلاص کردیم۔ (نادر نے جہاں کٹائے نادر ص ۱۹)

سب لوگوں نے بالافق کہا۔ کہ اب ایران کا ایک بچہ بھی سوائے تھارے کسی کی بادشاہی پر ضمانت نہیں ہے۔ لیکن وہ بڑا لڑکا کرتا رہا۔ اس انکار و اصرار میں تقریباً ایک مہینے کا عرصہ گزر گیا۔ اور جب لوگوں نے اس کا دامن نہ چھوڑا تو اس نے کہا

”از زمان رحلت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم چار خلیفہ بعد از یکدیگر تشکیل امر خلافت شدہ اند کہند و روم و ترکستان و مکی و نجد و ایشاں قافل اند۔ و ایران ہم سابقاً ہمیں مذہب رائج و منذ اول بود۔ شاہ اسماعیل صفوی در مبادی حال مابین صلاح و دولت خود میں مذہب را متروک مذہب تشیع را مسلک داشتہ و علاوہ اس سب و فتن را کہ فعل یہود و مایع مفساد است در السنہ و اقواہ و عوام و ادبائش و اطرو جاری کردہ و شریر شرارت چھٹا قاف زود بر ہم زنی انگیخت و خاک ایران را بجزن فتنہ و صاوت و بیعت و اوارام کہیں فعل مذہوم انتشار داشتہ باشند میں مفسدہ از میان اہل اسلام رنج نہ خواہد شد سرگاہ ہالی ایران سلطنت را رغب و آسائش خود را طالب باشند باید کہ اس ملت را کہ مخالف مذہب اسلام کرام ماست تاک و مذہب اہل سنت و جماعت سبالک شوند لیکن چون حضرت امام جعفر صادق ذیہ سول اکرم و ممدوح ام مستند و طہریق اہل ایران مذہب انحضرت آشتی است اور اس مذہب خود ساختہ و زعفرات متقلد طریقہ و اجتہاد تحققت پائے (تاریخ جہاں کٹائے نادر ص ۱۹)

اہل ایران نے اس کی بات قبول کر لی اور محض لکھ کر اسے اس پر ہر لگا لی۔ اس وقت نادر نے ایران کا تخت قبول کیا اور کہا کہ چونکہ بادشاہ روم خلیفہ اسلام ہے اس لئے میں یہ تمام سرگزشت لکھ کر اس کے دربار میں بھیجی ہوں تاکہ باہم مصالحت اور دوستی قائم ہو جائے اور اختلافات مٹ جائیں۔ نیز میں اس سے پانچ ہاتھوں کی درخواست کروں گا۔ (۱) چونکہ اہل ایران اپنے سابقہ عقائد سے جو موجب عداوت تھے مذہب ہو گئے اس لئے خلیفہ و علما و فضلاء عثمانی سے درخواست ہے کہ مذہب جعفری کو ایک پانچواں مذہب شمار کر کے اس کی صحبت تسلیم کر لیں۔

(۲) کہ میں جہاں چار مصلح قائم ہیں وہاں ایک مصلح جعفری مذہب کا بھی قائم کر دیا جائے تاکہ ایران کے لوگ اس صلیہ پر اپنے نام کے پیچھے نماز ادا کر سکیں۔ (۳) ایرانی قافلہ حجاج کسی ایرانی ہی میر حجاج کی قیادت میں ہر سال مکہ جایا کرے اور عثمانی امراء اس کے ساتھ بھی وہی مراعات برتن جو دوسرے ممالک مثلاً مصر یا شام کے قافلہ حجاج کے ساتھ دے رکھتے ہیں۔ (۴) دونوں دولتوں ایران و روم میں ہر ایک دولت کے پاس دوسرے کے جو اسیران جنگ ہوں وہ آزاد رکھے جائیں۔ غلام نہ بنائے جائیں (۵) دونوں دولتوں کی طرف سے فصل ایک دوسرے کے پیہ تخت میں رکھیں تاکہ باہمی معاملات آسانی کے ساتھ طے ہو جائیں۔

نادر نے سخت نشین موندے کے بعد بار بار غیر عثمانی دربار میں بھیجے مگر وہاں سے اس کے حسب نیشا جواب نہ ملا تھا۔ اس نے فیصلی بار بار اپریش کی تو وہاں کے والی احمد پاشا کے پاس برابر پیغام بھیجنا دیا۔ کہ اس کے مطالبات تسلیم کئے جائیں۔ اس دربار میں اس کے کر کوک و غیرہ سے متعدد قلعے فتح کر لئے۔ لیکن نادر کو نہ لے سکا۔ آخراں کے محاصرہ پر ایک کثیر فوج چھوڑ کر خود تخت اشرف کی زیارت کے لئے گیا۔ اور وہاں ایک عرصہ تک موشک و درگاہ و خیمہ و خوکاہ کے قیام رکھا۔

چونکہ صحوائے عثمان کے عہد کی پوری تفصیل ابھی تک نہیں مٹی تھی۔ اور مند و ستان، افغانستان، ترکستان، اور ایران کے مختلف الخاں مسلمان ایک دوسرے کی تکفیر سے باز نہیں آتے تھے اس لئے اس نے تمام قلعہ و دس فرمان بھیجا۔ کہفتیان، علما، امراء اور رؤساء ملک اور سر طبقہ کے دربار میں حاضر ہوں۔ جب چہرہ امت سے یہ لوگ بخت میں آ گئے۔ تو اس نے سب سے پھر صحوائے عثمان کے عہد کی تجدید چاہی۔ اور سر فرقہ کے علما سے کہا کہ تم آپس کے نفرتے مٹاؤ اور میں کسی طرح یہ جائز نہیں رکھ سکتا کہ میری سلطنت کے مسلمان باہم ایک دوسرے کو کافر نہائیں۔ اس نے احمد پاشا والی بغداد کے پاس لکھا کہ کسی ایسے ممتاز اور معتبر عالم کی بھیجیے جو مجھے اس مسئلہ کو ایک مرکز پر لا کر متحد کر سکے۔ اور ان کے اختلافات کو مٹانے میں بطور حکم عادل کے شاہد رہے۔

احمد پاشا نے علامہ عبداللہ سویدی کو جو اس زمانے میں بغداد کے سب سے نامور عالم تھے اس کام کے لئے منتخب کیا۔ اور نادر شاہ کے پاس بھیجا۔

علامہ موصوف نے وہ تمام باتیں جو اس مرحلہ میں پیش ہوئی یا جو پیش ان کو کرنی پڑیں خود قلمبند کی تھیں مہر کے ایک منقطع سے اس کو الحجۃ القاطعہ فی الخلافۃ الفرقۃ الاسلامیہ کے نام سے شائع کیا ہے ہم اس کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔

اس سوال پر کہ ایک کشتہ کے دن مغرب سے قبل میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا کہ احمد پاشا والی بغداد کا ایک آدمی میرے ملائے کو آیا۔ میں مغرب کی نماز پڑھ کر والی موصوف کے دربار میں گیا۔ وہاں ان کا ندیم احمد آغا ملا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ پاشا نے آپ کو کیزوں طلب کیا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ ولایہ کہ پاشا آپ کو نادر شاہ کے حسب طلب اس کے دربار میں بھیجنا چاہتا ہے۔ جہاں سر طرف سے نہایت عجم کو جمع ہوئے ہیں۔ آپ کو ان کے ساتھ مذہب تشیع کے متعلق بحث کرنی ہوگی۔ اگر وہ غالب آ گئے۔ تو پھر پانچویں مذہب جعفری کی صحت کو تسلیم کرنا پڑے گا۔

میں نے جو یہ بات سنی تو میرا بدن کانپ اٹھا اور کہا کہ اچھا غامض کو خوب معلوم ہے کہ نادر سخت جابر اور بڑا سفاک ہے۔ اس کے دربار میں علماء عجم کے ساتھ جو اس کے مذہب میں ہیں۔

میں کس طرح سخت کر سکوں گا۔ اور کیسے اسے عقائد کے ابطال پر دلائل قائم کرنے کی جرأت کروں گا۔ کیونکہ وہ نہ ہماری کسی حدیث کو مانتے ہیں نہ قرآن کی تاویل کو۔ پھر حسب اصول موضوعہ اور علوم متعارفہ ہمارے اور ان کے ایک نہیں ہیں۔ تو

بحث کس بنیاد پر ہوگی؟ مثلاً فرض کرو کہ میں مسیح علی الخلفین رموزوں پر مسیح کے جواز پر یہ دلیل پیش کروں کہ اس کو صحابہ رضی روایت کیا ہے جن میں سے حضرت علی رضی ہیں۔ وہ کینٹے کے علم جواز کی روایتیں ہمارے یہاں... صحابہوں سے

مردی ہیں جن میں سے ابوبکر بھی ہیں۔ علیٰ ذلک ایک آیت کی تاویل بیان کرتے ہیں کسی روایت کی سند دیتے۔ تو وہ اس کے خلاف تاویل بیان کر کے اس کی سند کسی دوسری روایت سے دینگے

لہذا جس طرح ممکن ہو احمد پاشا سے کہو کہ مجھے اس کام کے لئے نہ بھیجیں۔ بلکہ حنفی پاشا فعی مفتیوں میں سے کسی کو روانہ کریں۔ آغا نے کہا کہ یہ ناممکن ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس میں آپ مطلق لب کشائی نہ کریں۔ کیونکہ پاشا نے آپ کو بھیجئے تھا قطعی فیصلہ

کر لیا ہے یہ سن کر میں دم بخود ہو گیا۔ اس کے بعد خود احمد پاشا گیا۔ اس نے سارا حال سنا کر مجھے شاہ کے پاس جانے کا حکم دیا۔ اور کہا مجھے اللہ سے امید ہے کہ تمہاری حجت کو قوی کرے گا

اور تم کو غلبہ عطا فرمائے گا میں نے کہا لیکن نادر شاہ کی حالت تو آپ اچھی طرح سن چکے ہیں۔ پاشا نے کہا ہاں۔ میں تم کو اس بارے میں آواز چھوڑتا ہوں۔ موقع دیکھنا تو متاخر کرنا۔

ورنہ باز رہنا۔ لیکن گریز کلیتہً نہ ہونی چاہیے بلکہ مناسب طریقہ سے ان کا ابطال کرنا۔ البتہ ان کو مکہ مغلوب ہو کر ان کے مذہب کی صحت تسلیم کر لو۔ پھر کہا کہ کل دوشنبہ ہے۔ چہر شنبہ کی صبح کو تم کو شاہ کے پاس موجود ہو جانا چاہیے۔ اس لئے کل

ہی صبح روانہ ہو جاؤ۔ اس کے بعد اس نے میرے لئے ایک خلعت کا حکم دیا۔ اور سوار ہو و قدام وغیرہ کا بندوبست کر دیا۔ دوسرے

فوج محمدی کا دستور العمل

۵۔ بعد نماز عصر عشاء تک چھٹی ہوگی جس میں سپاہی کھائے کھاٹیکے اور فرائض سناے جائیں گے۔ عشاء کی نماز کے بعد ایک گھنٹہ کتاب رحمتہ اللعالمین پڑھ کر سنائی جائیگی جس کا سننا سراسر و سپاہی کا فرض ہوگا۔ اس کے بعد فرائض تقسیم کر کے سپاہی اپنے اپنے جیموں میں آرام کریں گے فرائض دو قسم کے ہوں گے

(۱) وہ سپاہی جو کمپ کا پرہہ دینگے

(۲) وہ سپاہی جو تمام رات ادبھی آواز سے قرآن شریف پڑھیں گے

۶۔ آخری دن خطبہ دیا جاوے گا۔

۱۔ جماعتی نشانات

سپاہی کے دامنے بازو پر "نصوت" کا نشان ہوگا جو مرکز سے ملے گا۔ اس کے علاوہ سر ایک مقامی فوج کے افسر اعلیٰ کے مکان پر علم اسلامی نصب ہوگا۔ اور وہ بھی مرکز سے ملے گا۔ جماعتی ہتھیار، سپاہی کے پاس مصنوعی رائفل کا ہونا ضروری ہے جس کا نمونہ مرکز سے طلب کیا جاسکتا ہے۔ نیز جبریدہ شمس الاسلام بھیرہ پنجاب جماعت کی آواز یا جماعت کا ترجمان قرار دیا گیا ہے۔ تمام جماعتوں کے لئے اس کی خریداری لازمی ہوگی۔ اس میں ادارہ عالیہ کی طرف سے اعلانات و ہدایات اور تمام جماعتوں کی کارگزاری شائع ہوا کرے گی۔

(۱۱) وردی

سپاہی کی وردی خاکی ڈول کی فوجی طرز کی قمیص اور خاکی زین کی پتلون اور ترکی ٹوپی اور چڑھ کی سنگل پیٹی ہوگی۔ اگر آدمی زین کی بجائے ڈول ہی استعمال کر سکے ہیں ۱۰ اس لئے علاوہ سپاہی کے پاس ایک جھولا اور ایک پانی کی کمی ہوگی۔ جھولے کا سامان۔ سوئی ڈھاگر۔ کٹائی۔ پتیل۔ رومال۔ جاقوہ۔ تین گز ریشی۔ پانی کے لئے دستہ والا کلاس۔ ان اشیاء کا ہونا از بس ضروری ہے

۱۱۔ افسروں کی وردی

امیر العسا کر کی وردی خاکی زین کا فوجی (شکاری) کوٹ۔ بر جس۔ خاکی پگرمی۔ ڈبل پیٹی۔ امیر گردناب امیر عسکر کی وردی خاکی زین کا فوجی (شکاری) کوٹ۔ جس میں پلسفور رولٹ پیٹی۔ اور خاکی پگرمی۔ ناظم وغیرہ کے لئے خاکی قمیص لانگ پتلون اور ڈبل پیٹی ہوگی۔ تمام افسروں کے لئے علیحدہ علیحدہ امتیازی نشانات ہونگے جن کا نمونہ ادارہ سے ملے گا۔ (باقی آئندہ)

(فوجی) پریڈ کے عربی الفاظ اشاعت آئندہ میں درج ہونگے۔

(۷) ادارہ عالیہ محمدیہ عسکرہ کی تشکیل

سرجماعت کا امیر عسکر ادارہ عالیہ محمدیہ عسکرہ کی مجلس شوریٰ کا رکن مقدر ہوگا۔ سال میں ایک بار کسی مرکزی مقام پر تمام ارکان مجلس شوریٰ کا اجتماع ہونا کرے گا۔ جس میں ادارہ عالیہ محمدیہ عسکرہ کی مجلس منتظمہ کے ارکان کا انتخاب ہونا کرے گا۔ مجلس منتظمہ دس ارکان پر مشتمل ہوگی اسے حر۔ بی۔ کونسل کا مدد حاصل ہوگا۔ احتساب و قیادت تبلیغ و نظافت وغیرہ کے فرائض کی باہمی تقسیم کونسل کے ارکان کی اپنی رائے پر منحصر ہوگی۔ ادارہ کا مرکز وہیں ہوگا۔ جہاں ناظر ادارہ کی سکونت ہوگی۔ فی الحال ادارہ کا مرکز ٹیکسلا ضلع راولپنڈی مقرر کیا گیا ہے۔

(۸) کمیٹیوں کے متعلق قواعد

- ۱۔ سرسہ ماسی پر ایچ جماعتیں امیر العسا کر کے مقرر کردہ مقام پر کمپ کرے گی۔ جو امیر عسکر کے ماتحت ہوگا۔
- ۲۔ سرشتماہی پر ضلع بھر کے مرکزی مقام پر کمپ کیا جائیگا جو امیر العسا کر حلقہ کے ماتحت ہوگا۔
- ۳۔ سالانہ اجتماع ادارہ کی طرف سے مقرر ہوا کرے گا جس میں تمام حلقوں کے امیر العسا کر موجود ہوں گے۔
- ۴۔ ادارہ عالیہ محمدیہ عسکرہ اس تمام سالانہ پروگرام پر جادی ہوگا۔ جملا ماتحت جماعتیں اس ادارہ کی طرف سے ہر ناقد شدہ حکم کی تعمیل بہر صورت لازمی ہوگی۔
- ۵۔ مقررہ کمیٹیوں کے علاوہ جو ماتحت مجالس اپنے علاقہ کے کسی گاؤں میں کمپ لگوانا چاہے تو ادارہ عالیہ سے ہدایات حاصل کرنی ضروری ہوگی۔ کمپ کے ضروریات اسے خود نمونہ کرنی پڑیں گی اور کمپ میں شریک ہونے والے سپاہی اپنے اخراجات کے خود کفیل ہونگے۔

۹۔ کمپ کا پروگرام

- ۱۔ بعد نماز صبح ایک گھنٹہ درس قرآن مجید ہوگا جس میں تمام سپاہیوں اور افسروں کا حاضر ہونا لازمی ہوگا۔ درس کے بعد ایک گھنٹہ کے لئے چائے وغیرہ کی چھٹی ہوگی۔
- ۲۔ پھر بنگل کی آواز پر تمام سپاہی ایک جگہ اکٹھے ہونگے جہاں پر ناظم تبلیغ نصف گھنٹہ تقریر کرے گا جس کے بعد سپاہی تیار کرتے ہوئے شہر یا قصبہ یا محفہ میں دو گھنٹہ گشت کریں گے۔ بعد روٹی کھانے کی رخصت ہوگی۔
- ۳۔ ایک بجے آذان ہوگی۔ اور ڈیڑھ بجے نماز ظہر سے فارغ ہو جائیں گے۔ نماز کے بعد ایک گھنٹہ کے لئے الفاروق حصہ اول پڑھ کر سنائی جائے گی جس کا سننا سراسر افسر اور سپاہی کے لئے ضروری ہوگا۔
- ۴۔ اٹھوائے بجے بنگل کی آواز پر تمام سپاہی اکٹھے ہونگے نصف گھنٹہ تقریر اور ایک گھنٹہ کے لئے مصنوعی جات ہوگا

دن سورے میں ان عجیبوں کے ساتھ جو بادشاہ کے لئے یہاں آئے تھے روانہ ہو گیا۔ راستہ بھر اسی خیال میں غرق رہا۔ دلائل سوچتا تھا۔ اور اس کے جواب۔ پھر جواب التجواب۔ یہاں تک کہ جوم افکار سے بھر اسر جکرا نے لگا۔ اور شام کو جو مجھے پیشاب آیا۔ تو سرخ خون کی طرح۔ اب ہم حلہ ابن مزید میں پہنچے یہ آبادی اس وقت ابراہیم کے قہقے میں آچکی تھی۔ جن یہاں جہد اہل سنت و الجماعت سے ملاقات ہوئی۔ جن کی زبانی معلوم ہوا کہ شاہ نے ایران کے۔ یعنی صحیح کئے ہیں جو سب کے سب شیعہ ہیں۔ اور مذہب جعفری کی صحت پر دلائل پیش کرینگے۔ یہ بات سن کر مجھے اور پریشانی ہوئی۔ پھر میں نے سوچا کہ میں تو مختاروں بحث نہ کروں گا۔ لیکن میں نے دیکھا کہ میرا دل ترک بحث پر مطلقاً راضی نہیں ہوتا اب میں سوچنے لگا۔ کہ صاف صاف کہوں گا کہ اگر بحث منظور ہے تو کسی ایسے ثالث کے سامنے موجود نہ سنی ہو نہ شیعہ اور میں مناظرہ کروں گا۔ خواہ اس میں میرے قتل کی تک ثوبت کیوں نہ پہنچے۔ وہاں سے جگہ تہم تنہ زدی الگفل میں آئے اور آبادی سے باہر ہی ٹھہر کر کچھ دیر آرام لیا۔ رات کے پچھلے ہر روانہ ہوئے اور سردندان پہنچ کر فجر کی نماز پڑھی۔ فارغ ہوتے ہی نادر شاہ کا ایک خاصہ دوڑتا ہوا آیا اور کہا کہ جلد چلے آپ کا انتظار ہے اس مقام سے شاہ کا جیم دو فرسخ ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا شاہ کا یہی دستور ہے کہ جب کوئی آتا ہے تو اس کے استقبال کے لئے قاصد دوڑاتا ہے یا صرف اس موقع پر ایسا کیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ کبھی نہیں۔ بلکہ لوگ آتے بھی ہیں تو عمر سے تک ان کو باریابی نصیب نہیں ہوتی۔ راستہ سے بجز آپ کے آج تک شاہ نے کسی کو نہیں بلایا۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اس محبت سے بلائے کی غرض یہ ہو سکتی ہے کہ مجھ کو مذہب جعفری قبول کرنے پر مجبور کرے۔ پہلے ممکن ہے کہ دنیاوی لالچ دلائے اگر میں نے اس کو قبول دیکھا۔ تو پھر سختی سے کام لیتا۔ بہت کچھ استخفاف و توبہ اور لا حول وغیرہ پڑھنے کے بعد آخر میں نے اپنے دل میں یہ طے کر لیا۔ کہ حق کا دامن نہیں چھوڑوں گا دین اسلام پہلی بار اس وقت رک گیا تھا جب رسول اکرم کی وفات سے بعد روت کے معاملہ میں صحابہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو تنہا چھوڑ دیا تھا۔ اللہ نے انہیں کی بدولت اس کو جلا بکھر دوسری بار اس وقت رکا جب خلیفہ ماموں نے علماء کو خلق قرآن کے اقرار پر مجبور کیا۔ اس وقت احمد بن حنبل حبشیا امام ٹھہر ہو گیا جس نے اس کو آگے بڑھایا۔ آج اگر میں بھی ان ہی مثالوں کی پیروی کروں تو کیا عجیب ہے کہ حق قائم رہ جائے ورنہ میرے ساتھ لاکھوں مسلمان گمراہ ہو جائیں گے۔ آخر میں موت کے لئے ہر طرح پر تیار ہو کر کلمہ توحید و شہادت پڑھتا ہوا روانہ ہوا۔ کچھ دیر کے بعد دو اونچے اونچے چھوٹے نظر آئے لگے۔ معلوم ہوا کہ یہی شاہی معکر ہے وہاں پہنچ کر دیکھا کہ بڑے بڑے سات ستونوں پر شاہی خیمہ بکھرا ہے۔ راستہ پر کشک خانہ ہے جس میں بندہ بندہ خیمے بالقابل کھڑے کئے گئے ہیں۔ شاہی خیمہ کے مقفل رواق رشامیانہ ہے۔ دائیں سمت میں چار سزار ساسی حفاظت کے لئے بڑھتے ہیں۔ اور بائیں سمت میں خالی خیمے ہیں جن میں کرسیاں وغیرہ رکھی ہیں۔ (باقی)

رمضان المبارک کے فضائل

(از مولانا عبدالحق صاحب مائتوی مبلغ خیر اللہ صاحب)

آہ اجس مقدس ماہ میں خدا کی غنایات و فیوضات اسرار و معارف بکثرت وارد ہوئے تھے جس کی سرگھڑی ہر ساعت باعث نزول رحمت تھی جس کا اول و آخر رحمت و غفران و الغنات کا حامل تھا۔ روحانی دنیا کے باشندوں کو جس ماہ میں فیوضات ربانیہ کے انکشاف کا زمین موقعہ دستیاب تھا جس میں صبح و شام رات اور دن نشیج و تہلیل کے چرچے تھے جس میں غروب آفتاب کے وقت ایک پرکھیا منظر نظر کرنا تھا۔ کہ مذکورگان خدا جو دن بھر صوبک و پیاس کے منتظر رہ کر اس اہم فریضہ کی انجام دہی برسرِ در نظر کیا کرتے ہیں۔ عشا کے وقت مذہبی دنیا کے سرگوشہ میں ایک انقلاب رونما تھا۔ توحید و رسالت کے پرستار مساجد میں دست بستہ صفت آرا ہو کر کلام ربانی کا سماع کر رہے ہیں۔ دنیا اس نظام اسلام کو دیکھ کر حیرت سے کہہ دے کہ یہ تمام دن تو صائم رہے ہیں۔ اب اپنے آرام کو چھوڑ کر اس کی رضا کے لئے اس کے فیضان کے طلبگار ہیں۔ سحر کے وقت توجیب و غریب روح پڑھنا دیکھائی دے رہی تھی کہ سر ایک صائم از سر نو روزہ رکھنے کے اہتمام و بندوبست میں لگا ہوا ہے۔ اور اپنے دینی بھائیوں کو بیدار کر رہا ہے۔ کہ کوئی دوسرے اس لغت عظمیٰ کے ادا کرتے ہیں نا ہر نہرہ جاسے۔ خوش قسمت ہیں وہ انسان جنہوں نے اس مقدس مہینہ میں اپنی بخشش و خجالت کا ذریعہ حاصل کر لیا۔ اور اپنے دامن کو رحمت الہیہ سے بھر کر واسی راحت و آرام کا سامان بنا لیا۔ توحید و رسالت کے پرستار و مالک حقیقی کی عبادت کرنے والو! رمضان المبارک کا یہ آخری عشرہ ہے اس میں لیلۃ القدر حبیبی مقدس رات ہے جس میں ایک نیکی کرنے سے ہزار نیکی کا ثواب ملتا ہے۔ شام سے لے کر صبح تک خدا کی جانب سے سلامتی و رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ فرشتے اترتے رہتے ہیں۔ فیضان الہی کی لگاتار موسیقی و ہمارا بارش مونی رہتی ہے۔ اکثر محدثین و مفسرین کی رائے ہے کہ وہ رمضان المبارک کی ستائشوں کی رات ہے کھلے لفظوں میں تاریخ کے متعین ذکر کرنے میں بھی امت کی ہتھری کو ملحوظ رکھا۔ کہیں سوہا یا عہد اس تاریخ کو عصیانِ نافرمانی کے مرتکب ہو کر غائب الہی کے مستحق نہ بن جائیں۔ اور اس شخص کو تلاش میں رہیں کہ وہ کون سی رات ہے تاکہ سر رات عبادت میں مشغول رہیں۔ اور ان خصوصیات الغایات سے جو اس سبب میں عبادت کو سہل ہے حاصل ہونے میں محروم نہ رہ جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آخری عشرہ میں اپنی طرز معاشرت کو تبدیل فرما کر صبح و شام مسجید میں کسب و تہلیل میں گزارا جس کو اصطلاح شرعی میں اعتکاف کہتے ہیں جس کے متعلق حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہو مروی عن علی ابن حسین عن ابیہ رضی اللہ عنہم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتکف عشتی فی رمضان کان کجھتین و

عمر تین رواۃ المیہقی ترجمہ سیدنا حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ عمر یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص رمضان المبارک کے عشرہ میں اعتکاف کرے۔ گویا اس نے درج اور دو عمر سے ادا کئے۔

مسائل اعتکاف
رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف سنت ہو کہ نہ جس مسجد میں باقاعدہ پنجگانہ نماز جماعت کے ساتھ ہوتی ہو۔ اس میں ثواب کی نیت سے بیٹھ جانے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ اسکی مدت کم از کم ایک دن سے۔ قوم میں سے اگر ایک شخص بھی اعتکاف نہ کرے تو تمام قوم گنہگار ہوگی۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کے اجاء و ابواء کے لئے سر جگہ مسلمانوں کو توجہ کرنی چاہیے۔ روزہ دار کے لئے میسویں روزہ کی نماز مغرب سے پہلے کسی ایسی مسجد میں جہاں چھوٹے نماز جماعت پڑھی جاتی ہو رمضان المبارک کے آخری روزہ تک بضرعت اعتکاف مقیم ہونا ضروری ہے۔ عورت اگر مکان میں جہاں نماز پڑھا کرتی ہے بہ نیت اعتکاف بیٹھ جائے۔ اعتکاف کی حالت میں لیکر کسی شرعی عذر کے مسجد سے باہر نکلنے پر اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ جمعہ کی نماز جامع مسجد میں ادا کرنے کے لئے یا مشاب کے لئے مسجد سے باہر آنے کی اجازت ہے۔ اعتکاف کی حالت میں مرد و عورت کو کسب و تہلیل میں وقت گزارنا چاہئے۔ تلاوت قرآن کریم اور دینی مسائل کے لئے درس و تدریس کا سلسلہ بہت اچھا ہے۔

صدقہ فطر
عید الفطر کی ادائیگی سے پہلے ہر عاقل بالغ مسلمان صاحب اضراب برواجب سے گندم یا اس کا آٹا یا انگوروں سے دوسرے کھجور، تہنقی، جوہر، سٹو سارے تین سیرنی کسی کے لحاظ سے دینا چاہئے۔ سرخص کو اپنی بیوی اور نالغ اولاد کی جانب سے صدقہ فطر دینا چاہئے، اگر عید کے دن صبح سویرے بچہ پیدا ہوا۔ تو اس کی طرف سے بھی صدقہ فطر دینا پڑے گا۔ صدقہ فطر کسی ایک مسکین کو دیدیں۔ تو بھی جائز ہے۔ یا ایک فطرانہ مختلف مسکینوں کو مانگ دیں تو بھی جائز۔ بہت سے لوگ بھی ایک مسکین کو صدقہ فطر دے دیتے ہیں۔ صدقہ فطر ادا کرنے کے بعد نماز عید کے لئے تیاری کرنی چاہئے۔

عید الفطر کے احکام
عید کے دن غسل کرنا، لباس نیا پہننا۔ میانہ ہونے سے پہلے ہوئے کپڑے زیب تن کرنا مسنون ہے جس راستہ سے عید گاہ کو جائیں۔ آتی دفعہ وہ راستہ ترک کر دیں اور آہستہ آہستہ تکبیریں پڑھتے ہوئے آئیں اور جائیں۔ نماز عید کی نیت یوں کرنی چاہئے۔ دو رکعت نماز عید الفطر کی مع راند تکبیروں کے پیچھے اس امام صاحب کے منہ طرف قبلہ شریف ہے۔ انداکبر۔ اس کے بعد تھانہ باندھ لئے جائیں۔ اور آہستہ

سے سبحان اللہ تک پڑھیں۔ پھینک بار اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا چاہئے۔ منبری تکبیر کے بعد تھانہ باندھ لینے چاہئیں اگر امام سے تو باوازا بلند قہر ت پڑھے۔ اور مقدسی سے تو خاصوش ہو کر قہر ت نہیں۔ اس کے بعد حسب معمول رکوع کو ادا کرنا چاہئے۔ دوسری رکعت جب ادا کی جائے تو قہر ت پڑھنے کے بعد تین تکبیریں کہی جائیں۔ منبری تکبیر کے بعد چوتھی تکبیر پر رکوع کرنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص پہلی رکعت میں تکبیریں کہنے کے بعد شامل ہو تو اسے پہلے راند تکبیریں کہنی چاہئیں پھر امام کی اقتدا کرے۔

اور اگر کوئی شخص امام کو رکوع کی حالت میں یا سے ہو کر۔ امید ہو کہ میں تکبیریں کہ کر رکوع میں مل جاؤں گا۔ تو پہلے تکبیریں کہ لے اور اگر امید نہ ہو تو تکبیریں رکوع کی حالت میں ادا کرے اور رکوع میں تین تکبیریں کہے۔ یہ نوہر و نہ سن و ہر ادا کر سکے کرے۔ اور جو تکبیر یہ کہی تھی وہ ساقط ہو جائیگی۔

اگر کوئی شخص رکوع کے بعد امام کے ساتھ شامل ہو تو سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر اپنی رکعت ادا کرے۔ اور رکوع جاتے سے پہلے تکبیریں کہے۔ یہی حال سیدہ میں ملنے والے کے لئے اور دوسری رکعت کی شریعت کرنے والے کے لئے ہے۔ اگر کوئی شخص الغنات میں آکر شامل ہو۔ تو پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد دو رکعتیں حسب طرح امام نے پڑھی ہیں۔ اسی طرح ادا کرے۔

عیام شوال
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام ستۃ ایام بعد الفطر کان تمام الشۃ من جاء بحلۃ فله عشتی مثلہا۔

(سروا ابن ماجہ والیسائی) ترجمہ تو بان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے عید الفطر کے بعد چھ دن روزہ رکھے۔ گویا تمام سال وہ روزہ دار رہا۔ کیوں کہ جو شخص ایک نیکی کرے تو اس کے بدلے میں اس کو دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ لہذا ان چھ اور تین روزوں کا ثواب سال بھر صائم ہونے کی حیثیت سے حاصل ہوگا۔ اس لئے مسلمانوں کو ان چھ روزوں کی پابندی کر کے ثواب جمیل حاصل کرنا چاہئے۔

خاکساری فقہ
(طبع جام صفحات ۵۲ یعنی مشرقی کے عقائد اور اسکی اصلی تحریک کی اصلی اور عبائی تصویر) ماوالحکے مطالعہ کے بعد کوئی مسلمان اس تحریک کیساتھ وابستہ نہیں رہ سکتا قیمت ۳۰ روپے محصول اہلیت فی سیکڑہ پندرہ روپے۔ پچاس کتابوں کی قیمت آٹھ روپے علاوہ محصول الک

ضرب کاری در مذہب خاکساری
اس میں صفحہ کے رسالہ مشرقی مصر ترکی بیت المقدس اور مخطوطہ کے حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی علماء کرام کے فتاویٰ درج کئے گئے ہیں۔ اصل عربی عبارتوں کے ساتھ اردو ترجمہ بھی با گیا ہے۔ قیمت فی نسخہ روپیہ ۲۰ (بیت شمس اسلام بھیرہ پنجاب)

و دیگر اصحاب کے مکاتبت بھی موصول ہو چکے ہیں جن کے خلاصے اشاعت آئندہ میں درج کئے جاویں گے۔

محمدی فوج کی سرگرمیاں

سر ولینڈی - فوج محمدی نے باوردی ہوکر تین صد کی تعداد میں تمام شہر صدر وینچ اور چوہدر کا محاصرہ کیا۔ فوجی مازح کیا۔ اسلامی فوج کے جاہ و جلال کو دیکھ کر تمام لوگ انگشت بدندان تھے۔ اور سر ایک منہ سے صدائے تحنن و آفرین بلند ہو رہی تھی۔

اس فوج میں بڑے بڑے علماء ائمہ مساجد اپنی نورانی شکلوں کیساتھ تو اور کوجائل کئے ہوئے مجاہدانہ سرگرمی سے رضا کار کی حیثیت میں باج کرتے نظر آ رہے تھے اس جماعت حقه کی کشش کا یہ عالم تھا کہ جس بازار اور راستہ سے گزرتے تھے ماشائوں کا خم غصہ ان کی برید کو دیکھنے کے لئے ٹھٹھٹھ مارتا ہوا سمندر نظر آتا تھا۔ دفتر کے کھل جانے کے بعد لوگوں کی آمد و رفت کا تاجانہ صاف رہتا ہے۔ اور سینکڑوں نوجوان اپنے آپ کو فوج محمدی میں داخل ہونے کے لئے پیش کر رہے ہیں۔

پھلرون - اس جگہ فوج محمدی کی جماعت ترقی پذیر ہے۔ کافی تعداد میں نوجوان شامل ہو چکے ہیں، مولانا صاحب محمد صاحب و میاں فضل الہی صاحب و دیگر اکابر خاص و چھپی کا اظہار کر رہے ہیں۔

محمد یوسف ناظم محمدی فوج پھلرون بکھیا پور - محمدی فوج کے نوجوان مجاہدین روزانہ بعد نماز مغرب پرید کرتے ہوئے نماز عشا و تراویح باجماعت ایک مسجد میں جا کر پڑھتے ہیں پھر کے وقت انصار کے قوالانگین تراویح کے ساتھ مسلمانوں کو سیدار کرنے کے لئے مختلف گروہوں میں تقسیم ہو کر شہر کا چکر انجارات میں مسلم لیگ بھیرہ کے ایک جلسہ کی کارروائی شائع ہوئی ہے جس میں خاکساروں کے ساتھ محمدی کا اظہار کیا گیا ہے مسلم لیگ کا یہ نشاندار جلسہ ان کی اپنی تحریک کے مطابق مسلم لیگ کے دفتر میں ہوا ہے۔ دفتر ایک بالاخانہ پر قائم کیا گیا ہے۔ دفتر کے کمرہ میں درجن سے زیادہ انتخاب کے بیک وقت اجتماع کی گنجائش نہیں۔ اس سے جلسہ کا شاندار ہونا واضح ہو سکتا ہے۔

بلند شہر کے حادثہ میں بعض خاکساروں کے مارے جانے کا ہمیں بھی رنج ہوا ہے۔ افسوس ہے کہ مارے نوجوان جذبات کی رو میں بہ کر بغیر کسی خاص مقصد و نصب العین

من الانصار خالے اللہ

حزب الانصار کی دس سالہ کارگزاری کا خلاصہ اور
مخیر و مہر و اصحاب کی خدمت میں اعانت کی درخواست

وئل سال کے عرصہ میں حزب الانصار نے جو شاندار اسلامی خدمات انجام دی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ (۱) دارالعلوم عزیزہ بھیرہ پنجاب کا جامع مسجد میں اپنی شاخوں کے ساتھ اجراء جس میں اب تک قریباً ۷۰۰ طلبہ تعلیم حاصل کر چکے ہیں (۲) دارالمبلغین کے ذریعہ مبلغین کی جماعت پیدا کی گئی، (۳) مبلغین کے ذریعہ طولی عرض ہند میں احکام اسلامیہ کی تبلیغ کا فریضہ انجام پایا گیا مبلغین نے اس عرصہ میں پیدل یا سواری کے ذریعہ ہزار مایل کا تبلیغی سفر اٹھایا کیا (۴) ندائے باطلہ کے ساتھ سنہرے کامیاب مناظرے ہوئے (۵) فرقہ باطلہ کی بیخ کنی کے لئے تحریر و تقریر کے ذریعہ سے ملک میں اہل سنت کے حق میں فضا پیدا کی گئی (۶) قریباً چھپتر ہزار کی تعداد میں تبلیغی لٹریچر ملک میں تقسیم کیا گیا۔ (۷) جریدہ شمس الاسلام کے ذریعہ خدمات انجام دی گئیں (۸) ہیتیم و بے کس بچوں کی کثیر تعداد کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا گیا (۹) شمالی پنجاب کے دیہات میں چھ سو مقامات پر تبلیغی جلسے منعقد ہوئے (۱۰) نو عظیم الشان سالانہ کانفرنس بھیرہ میں منعقد ہوئی (۱۱) مسلم نوجوانوں کی صحیح اسلامی اصولوں کے ماتحت عسکری تنظیم یعنی فوج محمدی کا قیام

ان امور کی گزارش کے بعد حملہ ہمدان ملت کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے کہ ماہ اگست سے اعانت کے لئے اپیل شائع ہو رہا ہے مگر اب تک معمولہ رقم کی تعداد پانچ سو سے زیادہ نہیں ہو سکی حزب الانصار پر اس وقت دو ہزار روپیہ سے زائد قرضہ ہے جس کی ادائیگی کے بغیر جماعت کا مستقبل خطرہ میں ہے۔ ماہ رمضان المبارک میں زکوٰۃ و صدقات ادا کرتے وقت حملہ رباب کرم اس اسلامی ادارہ کو فراموش نہ فرمائیں۔ اور بذریعہ مئی آرڈر رقم روانہ کر کے اس اسلامی پودے کو نیا ہی سے بچائیں۔ (مکمل)

صرف اس کے ذاتی وقار کے تحفظ کیلئے شروع کی گئی ہے۔ مشرفی صاحب کے لکھنؤ جانے اور اپنے خاکساروں کو حکومت یونی کے خلاف نبرد آزما ہونے کی دعوت دینے کا واحد مقصد بقول شیعہ اخبار رضا کار لاہور موضع محکم ستمبر ۱۹۷۹ء صرف یہی تھا۔ کہ شیعوں کو بتر کا حق دلایا جائے۔ اور شیعوں کو مدح صحابہ سے باز رکھا جائے۔

اور اس مقصد کو ضرور اور تشدد کے ذریعہ حاصل کرنے کا اعلان مشرفی صاحب کئی بار اپنے جریدہ الاصلاح میں کر چکے تھے۔ بلکہ شیعہ زعماء کو مدح صحابہ کے حق پر اصرار کرنے کے حرم میں واجب القتل قرار دے چکے تھے مشرفی صاحب کے ان ناپاک عزائم کا نتیجہ ایک بلوہ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ خاکساروں کے لکھنؤ میں کئی مسلمانوں پر حملے کی ایسی حالت میں حکومت کے سوائے قید و بند کے اور کوئی چارہ ہی نہ تھا۔ مشرفی صاحب ایک دن ہی جیل میں رہ کر راہ راست پر آ گئے۔ اور معافی کے بعد رہائی حاصل کر کے لاہور پہنچے۔ مگر یہ حد کے عبور خاکساروں نے انہیں اصرار کے ساتھ دوبارہ لکھنؤ لے جا کر گرفتار کر لیا۔ اور خاکساروں کے جوش ملک کے سرگوشہ سے سول ناظران کے لئے یونی میں وارد ہونے لگے۔ خاکساروں نے کئی جگہ پولیس سے مقابلہ کیا جس میں دونوں طرف کے آدمی زخمی ہوئے۔ مگر بلند شہر میں خاکساروں پر گولی چلا کر پولیس نے ایک ایسی حرکت کا ارتکاب کیا ہے جو کسی طرح جائز و مناسب قرار نہیں دی جاسکتی۔ پولیس ایسے موقع پر بلا جھجھی جارح کر سکتی تھی۔ یا کوئی اور ذریعہ اختیار کیا جاسکتا تھا۔ جہاں ہم پولیس کے اس رویہ کو مذموم قرار دے رہے ہیں وہاں ہم یہ بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ان نوجوانوں کو قتل نہ کرنے کی ذمہ داری بڑی ہے۔

تک مشرفی پر عائد ہوتی ہے جس نے عام تشدد کو زمانہ فلسفہ کہہ کر بار بار اس کا مذاق اڑایا۔ جس نے خاکسار کی ہلی فوج میں تحریر کیا تھا۔ کہ ہم کسی کو مارے بغیر نہ مرینگے۔ خاکساروں کو تشدد کی تعلیم دینے اور عدم تشدد کو شیطنیت قرار دینے کے بعد ان سے برائے سنے کی توقع نہ کرنا حماقت سے کم نہیں جس جماعت کے افراد کو یہ ذہن نشین کرایا گیا ہو۔ کہ عدم تشدد سول ناظرانی۔ اور پرامن طریقہ سے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کرنا گناہی کا زمانہ فلسفہ اور زمانہ

کے انتہائی قربانی کرنے پر تیار ہو چکے ہیں۔ اور مشرفی جیسے بزدل، بدعہد اور خدارامیر کے اشارے پر ایک ایسی تحریک میں شامل ہو رہے ہیں جس کا نصب العین ہی آج تک معلوم نہیں ہو سکا۔ مشرفی صاحب نے اگرچہ تحریک مسلمانوں کے مفاد کے لئے شروع کی ہوئی۔ یا مگر کسی حکومت کے بیان کردہ مظالم کے خلاف کسی جہاد کا اقدام کیا ہوتا۔ تو ہم بھی کسی حد تک اس کی تائید کے لئے اپنے آپ کو مرکزم عمل بناتے۔ مگر افسوس ہے کہ مشرفی کی موجودہ تحریک

کے انتہائی قربانی کرنے پر تیار ہو چکے ہیں۔ اور مشرفی جیسے بزدل، بدعہد اور خدارامیر کے اشارے پر ایک ایسی تحریک میں شامل ہو رہے ہیں جس کا نصب العین ہی آج تک معلوم نہیں ہو سکا۔ مشرفی صاحب نے اگرچہ تحریک مسلمانوں کے مفاد کے لئے شروع کی ہوئی۔ یا مگر کسی حکومت کے بیان کردہ مظالم کے خلاف کسی جہاد کا اقدام کیا ہوتا۔ تو ہم بھی کسی حد تک اس کی تائید کے لئے اپنے آپ کو مرکزم عمل بناتے۔ مگر افسوس ہے کہ مشرفی کی موجودہ تحریک

لیڈری کا نتیجہ ہے۔ اور اسلام میں عدم تشدد پر کاربند ہونا
ما جائز ہے۔ ان کو رسول مافریانی کے میدان میں بھیجا حد
وجہ شیطنت اور ضلکہ انگیز ہے۔ ایسی تعلیمات کا لازم
نتیجہ پولیس کے ساتھ تصادم کی صورت میں رونما ہوا۔ اور فوس
سے کہ مسلمان کہلانے والے افراد کی جانیں اس طرح ضائع
ہوئیں۔ قیامت کے دن ان مفتولین کی روحیں مشرقی کسا
دامن پکڑ کر بارگاہ خداوندی سے انصاف کی طالب ہونگی۔
بھیرہ فوج محمدی کے مجاہدین نے ادارہ عالیہ محمدیہ عسکریہ
کے حکم کی تعمیل میں بگل کا استعمال ترک کر دیا ہے۔ حضرت
قبلہ صاحبزادہ محمد زین الدین صاحب باقری عدالت ادارہ
عالیہ کے شرعی حکم کا انتظار کیا جارہا ہے
مراد آبادیوں سے مولوی نذر احمد صاحب اپنے ایک
گراہی نامہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

یہ فوج محمدی کے قیام کی خبر سن کر جان میں ایک روح جالفا
پر گئی۔ خدا سے قدوس آپ کی ساعی کو منظور فرمائے اور
آپ کو اور آپ کی جماعت کو منزل مقصود تک پہنچا دے
آمین حضرت مولانا نعیم الدین صاحب قبلہ اس پر خوشی
کا اظہار کرتے ہیں۔ اور آپ کی ہمت مبارکہ کو مبارک باد
کہتے ہوئے دعا فرماتے ہیں۔ اور حضرت مولانا صاحب و
مہتمم مولانا محمد عمر نعیمی صاحب دونوں ہمت اکیڈ فرماتے
ہیں۔ کہ فوج محمدی کے قواعد و ضوابط سے ہمیں مطلع
فرمایا جائے۔

بریلی روپی کے مولانا محمد عطاء اللہ صاحب رکن ادارہ
الفرقان اپنے ایک مضمون میں جو "نبیاء الاسلام امرتہ"
موضوع پر اکتوبر کے صفحہ ۶ پر شائع ہوا ہے ارشاد فرماتے ہیں

"خاکسار تحریک کے بعض حامی بڑے جو جس کے ساتھ
کہا کرتے ہیں کہ ہم کو مشرقی کے خیالات و عقائد سے کیا
لینا ہم کو تو اس کی "فوجی تنظیم" پسند ہے۔ اگر ان کے اس
قول میں اخلاص کی کوئی جھلک ہے تو ہم ان سے عرض
کر سکتے ہیں کہ اگر آپ کو صرف فوجی تنظیم، ہی مرغوب ہے
اگرچہ وہ مسلمانوں کے مذہبی اصولوں کے خلاف ہو۔ اور
اگرچہ اس کا کھلا نصب العین مسلمانوں کو تک و جدید
مادی مذہب پر لگانا ہو تو پھر اس میں خاکسار تحریک
ہی کی کیا خصوصیت ہے۔ آپ براہ راست انگریز کی
فوج میں داخل ہو جائیے۔ سیوا دل یا جہاں ہر دل کے ممبر
بن جائیے۔ ملکتی فوج یا سیوا ستمی میں شامل ہو جائیے
اور اگر خاکساروں کی یہ مخلوط تنظیم پسند ہے (یعنی جس میں
مسند و مسلمان، عیسائی، سکھ، اچھوت یہ سب قومیں
ہوں) تو پھر کانگریس کی تنظیم میں داخل ہو جائیے۔ آخر آپ
کے نظریہ کے لحاظ سے ان سب میں کیا فرق ہے؟ اور
اگر آپ فی الواقع کسی خالص اسلامی فوجی تنظیم میں داخل
ہونا چاہتے ہیں۔ تو اگر آپ کو مسلم لیگ کا نظریہ پسند
پسند ہو تو اس کے درجہ شہر کاڑ، میں شامل ہو جائیے۔
اور اگر آپ کو اس کی سیاست مرغوب نہیں۔ تو پھر
"حیث احرار" میں داخل ہو جائیے۔ اور اگر کسی جنرل ریکی
جماعت کے ماتحت نہیں۔ بلکہ خالص فوجی نظام ہی میں
آپ داخل ہونا چاہتے ہیں۔ تو محمدی فوج کے نظام
سے وابستہ ہو جائیے جو صرف مسلمانوں کا فوجی نظام ہے

اور جو ہر حد و پنجاب میں کافی طاقت حاصل کر چکا ہے۔
اگر ستم اور سرکوبیت کے ان "فوجی نظاموں" کے
سوئے ہوئے بھی آپ صرف "خاکسار" کو پسند
کرتے ہیں۔ تو ہم کہیں یہ نہ سمجھیں کہ آپ کی طبیعت
"الحادیند" ہے کیونکہ خاکسار کی تحریک میں کوئی اور
خصوصیت اس کے سوا نہیں کہ اس کا "مختار کا قیام"
مشرقی ایک ملی ہے جو اس تحریک کے ذریعہ اپنے
الحاد کو مسلمانوں میں پھیلا دینا چاہتا ہے۔

جوہر ضلع راولپنڈی ملک فضل کریم صاحب سابق سالار
محلس استقامت و ملت موضع جوہر ضلع راولپنڈی

"چونکہ مولانا ظفر علی خان صاحب قائد اعظم اتحاد ملت
خاک روں کے سخت حامی ہیں اور ان کی تحریک و
ستائش میں زمیندار اخبار میں اپنی نظمیں شائع کر رہے
ہیں اور ہمیں بھی ان کی حمایت میں چھپ رہے ہیں۔
حالانکہ علمائے اسلام کے متفقہ فیصلہ کے مطابق خاکسار
کا قائد مشرقی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور اس کی
تحریریں اور تقریریں صریحاً اسلام کی توہین کر رہی ہیں۔ لہذا
اتحاد ملت موضع جوہر تاریخ مذکورہ سے مولانا ظفر علی
خان صاحب کی قیادت کے جوئے کو اپنی گردن سے اتار
پھینکنے پر مجبور ہو گئی۔ کیونکہ خاموشی اختیار کرنا ممانعت
فی الدین ہے۔ پس موضع جوہر کی جماعت کا اب اتحاد
ملت سے کوئی تعلق نہیں۔ اور اسی جماعت نے اپنا
کنکشن (تعلق) ادارہ عالیہ محمدیہ عسکریہ الفضل المسلمین سے
جوڑ لیا ہے۔

ملک فضیلکم ناظم فوج حکیم محمدیہ انصار المسلمین سابقہ
سالار اتحاد ملت موضع جوہر ضلع راولپنڈی

لاہور۔ جریدہ شہناز موضع حکیم محمدیہ صفحہ ۱۱ کا لم ۲ حضرت
مولانا ابوالحسنات محمد احمد صاحب خطیب مسجد وزیر خان
لاہور کا ایک مکتوب شائع ہوا ہے جس میں مولانا محمد روح
ارشاد فرماتے ہیں۔

ہے ایک زمانہ تھا۔ کہ میں تنظیم خاکسار کو بنظر استحسان
دیکھتا تھا۔ اور کسی عالم دین سے اس کے خلاف کوئی
آواز نہ سنا تھا۔ تو اسے مجھ پر مقدور روکنا تھا۔ کہ وہ کام جو
تم سے نہ ہو سکا۔ اگر ایک مسلمان خواہ وہ تہذیبی نظریں
علامہ ہو یا لامر مگر کر رہے اور ایسا کر رہا ہے جس کے
دیکھنے کو ہم انھیں ترستی تھیں۔ تو اس کے خلاف تم کیوں
آواز لگاتے ہو۔ اس کے بعد وہ راز آیا۔ کہ کمر کزی حزب
الاحفاد مند کے طلبہ میں مولانا ظہور احمد بگوری بانی "فوج
محمدی" نے بعنوان خاکساریت تقریر فرمائی اور اس میں
بحوالہ مذکورہ "تبیانہ کشرقی کہتا ہے۔ "ہاں اگر انگریز کو سجدہ
کرتے ہیں اور وہ مشرک جو ہمارے اندر مشرک مشہور
ہیں وہ برز قیامت بلند مقامات پر تیکہ لگائے بیٹھے
ہونگے۔ اور رسول ان کی شہادت دیگا۔ کہ معنی حقیقی یہی
مومن ہیں۔ تو یہ باتیں کھلیں اور میں نے خود اشارہ کیا۔ اور
مذکورہ اور مولوی کا غلط مذہب کا مطالعہ کیا۔ تو اس نتیجہ پر پہنچا
کہ یہ تنظیم ڈال کر اس کی اوڑھ میں یہ مشرقی پیلچہ سے
نشیب و غراز مذہبی کو برابر کر کے وحقیقت رومی مذہب
یا حسن بن صباحی تحریک قائم کر رہا ہے۔ اس وقت اپنے

سالانہ سکوت پر افسوس کرتے ہوئے یہ شعر زبان پر تھا ہے
دل جس سے لگا ہوا دشمن حبانی
کچھ دل کا لگانا ہی نہیں راس نہ آیا
نواب فی شباب والی حدیث جو چورہ سورس قبل منبر صلا
صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے تھے سنا ہے آنکھی۔ اور
موجب فرمان واجب الادعا فلینحی ۲ بیدار
فان لہر سینطیع فیلسافہ میں نے انتہا سنا
تذکرہ و اشارات جمع کئے۔ اور ان کا نام خاکسار ہی رہا
اور اسلام رکھا۔ لفظ لٹا لے اوس کی کئی نثر کی تعداد
میں اشاعت ہوئی اور سڑت سے حتی گو طبقہ نے میری
اس ناچیز خدمت کو پسند فرما کر تحقیر کی۔

کر اچھی۔ ایم اے غنی صاحب نابالہ شہینہ مارکیٹ کراچی
سے تحریر فرماتے ہیں۔

بھیرہ فوج کی تحریک وقت کی اہم ضرورت ہے اس سلسلہ
میں میرے احباب نے اس جگہ جماعت کے قیام کی تحریک
کا آغاز کیا ہے۔ انشاء اللہ علیہ کراچی میں فوج محمدی
کے جوش قائم ہو جائیگے۔ اکثر احباب علم اس تحریک کو پسند
کرتے ہیں۔

خاکسار تحریک کی رفتار

بھیرہ۔ بھیرہ میں کئی خاکسار ایک نائب ہو چکے ہیں۔ جن
میں سے محمد شریف صاحب و خواجہ عبدالرشید صاحب کے
اسماء قابل ذکر ہیں۔ کئی مذہب راہ راست پر آچکے ہیں۔ اور
خاکساریت آخری ہجکیاں لے رہی ہے

پنڈ وادین خان۔ خواجہ میر احمد صاحب تحریک خاکسارین
سے علیحدگی اختیار کر چکے ہیں مشرقی کے محافی نامہ اور اس کے
تازہ اعلانات نے خاکسار قی مقلوں میں بددلی پیدا کر دی ہے
میبانی۔ شہر میبانی میں بڑی جدوجہد کے بعد چار پانچ آدمیوں
کو تحریک میں شامل کرنے پر آمادہ کیا گیا تھا۔ مگر اب ان میں تو
اکشنو نائب ہو کر دوبارہ مسلمانوں میں شامل ہو گئے ہیں۔

مندہ ہبہ الدین اس جگہ پہلے خاکساریت کا کافی زور
تھا۔ اب مولوی حکیم غلیل الرحمن صاحب و حاجی غلام صلیب
صاحب پراچہ نواز مع تمام خاکساروں کے مشرقی کی غلامی کا خوا
اتار چکے ہیں۔ اب اس جگہ خاکساروں کی جماعت موجود نہیں ہے
ملک محمد دین صاحب ایڈیٹر صوفی بھی تحریک خاکسارین سے
بیزاری کا اعلان کر چکے ہیں۔

حضرت مجاہدہ نشین تونسہ شریف کا اعلان

تونسہ شریف ۲۰

مذہبی، خان صاحب سلمہ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ مزاج شریف
لخصتہ نسہ اور خود غرض اشخاص دعا گو کے برخلاف ایک
ہنایت ہی غلط اور بے بنیاد ویرا بگڑا اچھلا رہے ہیں۔ کہ
لغز بانہ دعا گو عنایت اللہ مشرقی کو اسلامی حمایت کا امیر
نشیب کر رہے ہیں یا اس کے عقائد کا مقصد ہے یا اس کی تحریک
کا حامی و موید ہے۔ چنانچہ میرے بہت سے مخلص احباب
اس کو محسوس کرتے ہوئے نہایت ہی پریشانی سے مجھ سے
دریافت کر رہے ہیں۔ لہذا اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے
دعا گو صاف طور پر اعلان کرتا ہوں کہ:-

تبلیغی کتابیں

کشف التلبیس

مولفہ مولانا سید ولایت حسین شاہ صاحب دیوبند یہ کتاب شیعوں کے مشہور رسالہ نور ایمان کے جواب میں لکھی گئی ہے شیعوں کا رسالہ لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو کر ہزار ہا سنی بھائیوں کی گمراہی کا باعث بن چکا ہے۔ شیعوں نے کھٹوتہ سے سینوں میں ہفتہ تقسیم ہونا رہتا ہے۔ شیعوں کی اس ظلمت کفر کا عقلی و نقلی دلائل سے مذہب سیراب میں تبلیغ رد اس کتاب میں موجود ہے۔ شیعوں کے تمام مطاعن و اعتراضات کے جوابات دئے گئے ہیں۔ باجماعت حصہ اول ۴۴ حصہ دوم ۶۴ حصہ سوم ۶۴ مکمل طلب کرنے پر قیمت ۱۲

شیعوں کے مشہور مسئلہ تلبیس کی حقیقت تحقیق تشیع از روئے مذہب شیعہ اسکی اہمیت واضح کر کے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شیعوں کے مذہب کا تمام تر دار و مدار جھوٹ پر ہے۔ قیمت ۱۲ فی سینکڑہ پانچ روپے

صدائے علماء کا متفقہ فتویٰ دربارہ عدم اجتناب الحنفیت جواز نکاح سنیہ باشیعہ اسکے علاوہ شیعہ و سیرائی مذہب کے کفر پر عقاید بھی واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۵

برق آسمانی جس میں میرزا نے فائدیان کی اپنی قلم سحر و سحر کے سوا کچھ و عقائد و عبادات معاملات و کارنامے تفصیل کے ساتھ درج کئے گئے ہیں۔

علاوہ ازیں نور الدین اور میرزا محمود کے سوانح حیات اور ان کے عقائد و جہرہ بیان کرنے کے بعد مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام پر عقلی و نقلی دلائل جمع کئے گئے ہیں۔ اس کتاب نے میرزاؤں کا ناطقہ منہ کر دیا ہے سہ ماہی قیمت ۴

یتہ بینچر شمس السلام بھیرہ پنجاب

شفاء کبیر عنبری

جواب والا قوائے دماغ کا مکمل محافظ ہے۔ درد سر، خشکی دماغ، آنکھوں کے آگے اندھیرا آجانے کو دور کرتی ہے۔ دل کو از حد فرحت اور تقویت بخشتی ہے۔ ان تمام اسباب کو جو نزہ کا باعث ہوتے ہیں دور کرتی ہے۔ خون صالح کثرت پیدا کرنے کے لاغر جسم کو فروغ بخشتی ہے۔ کمزوری کی وجہ سے بن کو کثرت کی عادت ہوتی ہے اور صحت نہیں بول سکتے۔ ان کے لئے یہ دوا کبیر ہے، حافظہ کی نگہبان ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کی رفیق ہے۔ کمزوری دماغ کی وجہ سے جن کی آنکھیں آئے دن جھار رہتی ہیں۔ آنکھوں سے پانی بہتا ہے انکی تمام تکلیات اس سے رفع ہو جاتی ہیں دل گردہ اور مثانہ کے لئے بھی مفید ہے۔ قیمتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے۔ قیمت ۱۰ تولہ تین روپے آٹھ آنے محصول ڈاک

المشتاکھر معالج الامرا، دواخانہ حشمہ شرفا بھیرہ (پنجاب)

بر انصاری انے اپنے سیاسی مسلک پر قائم رہنے میں آمادہ ہوئے۔ مگر جو حقیقتیت سے ہم اعلان کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ اعلاء کلمۃ اللہ اور مذہب اسلام کے تحفظ کے لئے کانگریسی احراری یا لیگی غرض سیاسی مسلک کے انسان کے لئے فوج محمدی کا داخلہ کھلائے۔ جہاں موجودہ سیاسی فرقے نصب العین کے حصول کے لئے مذہبی اختلاف کو چنداں وقت نہیں دیتے اسی طرح جہاں ایک مذہب کی آزادی اور اعلاء کلمۃ اللہ کا سوال ہے ہم سیاسی فرقے کے ساتھ حقیقی حیثیت سے اشتراک عمل کرتے ہیں۔ مگر کسی کے ساتھ الجھنا یا کسی میں اپنے آپ کو مذہب کو دنیا پسند نہیں کرتے۔

۴۔ جو مسلمان فوج محمدی کے اصولوں سے متفق ہو۔ اور حلف وفاداری دے کر آمادہ ہو اس جماعت میں شامل ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کا جو فرقہ اصول میں ہمارے ساتھ متفق ہو اسکے لئے داخلہ کھلائے۔

(ناظم ادارہ)

ایک غلطی کا ازالہ

جریہ شمس السلام مورخہ ۱۲ اکتوبر کے صفحہ پنجاب میں حضرت سہروردی کا ایک مضمون بعنوان "اسلام اور فرقہ بندی" شائع ہوا ہے۔ میں صاحب کا اصل مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ فرقہ بندی کی ذمہ داری ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے نئے نئے فرقے قائم کر کے نئے نئے راستوں کی طرف قوم کو دعوت دیکر قوم کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا۔ جدید فرقوں میں سے بعض ایسے ہیں جو اسلام کے دائرہ سے خارج ہو چکے ہیں مثلاً میرزاؤں کی جگہ والوی، و خاکساری وغیرہ مگر بعض فرقے ایسے ہیں جن کی تکفیر کرنا کسی طرح جائز نہیں۔ مثلاً اہل حدیث، انجری وغیرہ اس میں شبہ نہیں کہ اہل حدیث اور دوامیوں میں سے بعض افراد سے غلو کی بنا پر کفر یہ کہانیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔ مگر تمام جماعت کو اس کا الزام دینا جائز نہیں اس فرقہ میں سے جو لوگ نہ کھنڈت سے اللہ علیہ وسلم کی توفیق کے مرتکب ہوں۔ یا احضار کو مشرک قرار دیں ان کی گمراہی یقینی ہے مگر اس زمانہ میں ایسے افراد کی تعداد و بدن کم ہو چکی ہے۔ میں صاحب نے مضمون کے آخر میں تمام فرقوں کو خارج از اسلام قرار دیا ہے۔ غالباً ان سے سہواً فرقہ واریہ کا استناد کرنا رہ گیا ہے بہر حال ہمیں انہیں اس لئے کہ بعض محلے مخلص الہیہ میں احباب کو اس مضمون کے مطالعہ سے سرج مورامہ نہیں یقین دلائے ہیں کہ اس مضمون کی اشاعت سے کسی کی دل آزاری مقصود نہ تھی اور یہ مضمون میر کی عدم موجودگی میں شائع ہو گیا۔

جریہ شمس السلام کی پالیسی وی ہے جو ادارہ عالیہ محمدیہ عسکر یہ نے محمدی فوج کے دستور العمل میں بیان کر دی ہے۔ اہل حدیث کی جماعت میں ایسے ایسے نیک اور تقویٰ اشخاص بھی موجود ہیں جن کا وجود ان کی جماعت کے لئے باعث فخر ہے غیر محتاط اور غالیوں کی تعداد صرف میں موجود ہے۔ مگر ایسے اشخاص کے اقوال کی بنا پر تمام فرقہ کو مطعون قرار دینا مناسب نہیں ہے۔

(مکاتیب)

مشرقی کے متعلق میرا وہی عقیدہ ہے جو علمائے کرام اہل سنت و الجماعت کا مسلک ہے۔ اور ایسے عقیدہ والے کو سرگز سرگز امیر جماعت اسلام کے اہل نہیں سمجھتا۔ ۲۳ ستمبر آپ کا مخلص خواجہ غلام نظام الدین تولد شریف شہزادہ خاکساروں کے گزٹ الاصلاح کا سفید چھوٹ

۱۔ الاصلاح، مورخہ ۲۹ ستمبر کے صفحہ پر میرے نام سے متعلق ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ میں خاکسار ہو گیا ہوں۔ یہ خبر سزا پا غلط ہے مجھے تحریک خاکساریت سے دور رکھا بھی تعلق نہیں۔ اور میں مسٹر مشرقی مانی تحریک مذاکرہ مسلمان بنانے کو بھی تیار نہیں ہوں۔ یہ محض مسٹر مذکور کے حوالوں کا گمراہ کن ایگنڈا ہے۔ اور بس۔

راہ التمام:- حافظ سید محمد طور علی شاہ سجادہ نشین چورہ شریف حال سونی - تحقیق چکوال - (شہزادہ ۲۳ ستمبر)

کلیانہ۔ محمد مناز خان صاحب ولد بابر خان صاحب ساکن کلیانہ نے خاکساریت سے بیاری کا اعلان کر کے دوبارہ اسلام قبول کیا ہے۔ آپ مسٹر شمیم سالار خاکسار ان سکھ کو لکھتے ہیں کہ "میں صدق دل سے عنایت اللہ مشرقی اور اس کے عقیدہ خاکساروں کو کافر مذہب مذہب سمجھتا ہوں۔ میرا نام رجبہر خاکسار سے علیحدہ کر دیا جائے۔"

لکھنؤ والی راضیہ گجرات، مورخہ ۲۷ اکتوبر مولوی طارق مسٹر محمد یوسف صاحب سابق سالار خاکسار نے میر ایک سو پینتیس خاکساروں کے خاکساری دھرم سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

ادارہ عالیہ محمدیہ عسکر یہ کے اعلانات

- ۱۔ فوج محمدی کی بعض جماعتوں نے ابھی تک افغانہ و زمانہ پر رد کرنے والے انصار کے نام ادارہ میں نہیں بھیجے نام جماعتوں کے ذمہ دار ارکان کو عموماً اور عمدہ داران کو خصوصاً بدایت کی جاتی ہے کہ بہت جلد روزانہ پر رد کرنے والے انصار کے نام ادارہ میں بھیجیں۔
- ۲۔ حسب اعلان سابق ادارہ عالیہ محمدیہ عسکر یہ کے ماتحت محمدی فوج کا پہلا اجتماعی کیمپ راولپنڈی میں ہو گا۔ جس جماعت کے حنفیہ سیاسی کیمپ میں شریک ہونا چاہیں ان کی تعداد سے سر جماعت ادارہ کو مطلع کر دے۔
- ۳۔ کیمپ میں شریک ہونے کے لئے ضروریات کا مختصر خاکہ دستور العمل میں درج ہے تفصیلی بدایت اشاعت آئندہ میں درج ہوں گی۔
- ۴۔ چونکہ ادارہ عالیہ کے ماتحت یہ پہلا اجتماعی عسکر یہ کیمپ ہے۔ اس لئے ادارہ کے تمام ارکان کا اس میں خود شمول ہونا اور اسے کامیاب بنانے کی جدوجہد کرنا ضروری ہے۔ اس سے پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ اب دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے کہ موجودہ زمانہ کی سیاسی فرقہ بندی کو مسلمانوں کے لئے مضر قرار دیتے ہوئے جماعتی حیثیت سے محمدی فوج اور ادارہ عالیہ محمدیہ عسکر یہ کا تعلق کسی سیاسی فرقہ کے ساتھ نہیں ہے۔ انفرادی حیثیت سے

عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے جانشینوں کو بارہ کے شیعہ امراء نے اپنے پیچھے افتداریں مجبوس رکھا۔ یہ لوگ ہندوستان میں بادشاہ کے نام سے موسوم ہوئے۔ فرخ سیران کے ماتحت قتل ہوا۔ محمد شاہ نے تخت نشین ہو کر ان سے نجات حاصل کی۔ مگر شیعہ امراء کی سازش سے نادر شاہ شاہ ایران کو ہندوستان پر حملہ آور ہونے کا حوصلہ ہوا۔ نادر شاہ کے حملہ سے مرکزی اسلامی حکومت کے رعب و اقتدار کا خاتمہ ہو گیا۔ تمام صوبوں کے گورنروں نے خودمیری اختیار کر لی۔ نواب سراج الدولہ نے بنگال کے شیعہ سپہ سالار میر جعفر کی سازش سے انگریزوں کے قائم ہندوستان میں قیام گئے اسی طرح دوسرے شیعہ امراء و رؤساء کے کارناموں سے تذکرہ کے لئے تفصیل کا یہ موقع نہیں۔ دکن کی اسلامی حکومت یعنی سلطان بیٹوں کی مملکت کا خاتمہ بھی میر قمر الدین اور میر صادق میر غلام علی جیسے شیعہ امراء کی غداروں کی بنا پر ہوا۔ انگریزی عہد میں بھی اہل سنت نے ہمیشہ شیعوں کے ساتھ رواداری کا برتاؤ کیا۔ شیعوں کی دلاری کے لئے تقریب داری جیسی بدعت سیدہ کو اپنے ماں رائج کیا۔ اسلام میں سندنائے بدر کا دھنم شہداء سے زیادہ ہے۔ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا حادثہ شہادت سب سے زیادہ دردناک ہے۔ مگر اہل سنت نے بدر و احد اور مدینہ کے شہداء کی کوئی یادگار قائم نہ کی۔ مگر شیعوں کے مذہبی ہتھیاروں میں شریک ہو کر ان کے ساتھ بیکانگت ممالات کا رشتہ قائم کیا۔ مگر شیعہ قوم کے لیڈر سنیوں کی اس اہانت پر بھی راضی نہ ہوئے۔ اور اپنی علیحدہ جماعتی تنظیم پر زور دیتے رہے۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ حمایت اسلام لاہور۔ اسلامیہ کالج لکھنؤ اور اسی قسم کے صد ہا ادارے اہل سنت نے قائم کئے۔ مگر ان کی نظم و نسق و قیادت میں شیعہ و سنی کی تفریق قائم نہ کی گئی۔ ہندوستان میں ایک بھی ایسا کالج موجود نہیں جس کا نام سنی کالج ہو۔ مگر شیعوں نے لکھنؤ میں شیعہ کالج قائم کر کے اپنی فرقہ وارانہ ذہنیت کا اظہار کیا۔ حمایت اسلام لاہور کے معاونین ۹۹ فیصدی اہل سنت و اجماع فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر اس جماعت کی ابگ ڈور لکھنؤ صدارت تک کئی دفعہ شیعوں کے ماتھے پر رہی۔ اور کسی سنی نے بھی ان کے خلاف آواز بلند نہیں کی۔ مسلمانوں کی آل انڈیا مجلس مثلاً آل انڈیا مسلم لیگ، آل انڈیا مسلم کانفرنس، آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی صدائوں پر شیعہ اکابر فائز رہے۔ سنیوں نے شیعہ لیڈروں کی سیاسی قیادت قبول کر لی جس فراخ دلی اور رواداری کا مظاہرہ کیا۔ اسکی نظیر ہندوستان کی اقوام میں نہیں مل سکتی۔ سنی و برٹوں نے شیعہ امیدواروں کو اپنے ووٹوں کی اکثریت سے کامیاب کر کے ان کے ساتھ میں بھجوا۔ آج بھی آل انڈیا مسلم لیگ کی قیادت سرپر جناح جیسے شیعہ کے ماتھے پر ہے۔ مگر کسی سنی نے آج تک ان کی شیعیت کی بنا پر ان کی قیادت سے انکار نہیں کیا۔ ملک میں ایک بھی سنی پولیٹیکل کانفرنس موجود نہیں۔ مگر شیعوں کی ہر صوبہ میں شیعہ پولیٹیکل کانفرنس موجود ہے۔ اور آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کا وجود اس امر پر دال ہے کہ شیعہ قوم سیاست کو بھی شیعہ نقطہ نگاہ سے دیکھنے کی عادی ہے شیعہ کانفرنس نے مخلوط انتخاب کی حمایت کی۔ کانگریس میں غیر مشروط داخلہ کا پوزیشن پاس کیا۔ اور حال ہی میں شیعوں کی سب سے بڑی جماعت تنظیم المؤمنین لکھنؤ نے مساجد کے سامنے

بابہ سجانے کا حق مندوں کو عطا کیا۔ اور ہندو سبھا سے اتحاد کے شوق میں گائے کی قربانی کے حق سے بھی ہزاری کا اعلا کر دیا۔ مگر سنیوں کے حق مدح صحابہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ انھیں سے اتحاد اور انھوں سے لفاق کا پورا ثبوت دیا، مندوں کا عین نماز کے وقت مساجد کے سامنے باج بجانا تو گوارا کر لیا، مگر سنیوں کا مدح صحابہ پڑھنا انہیں سخت ناگوار گذرا اور مدح صحابہ سے سنیوں کو باز رکھنے کے لئے مرے مارنے پر آمادہ ہو گئے۔ ہندوں کی دلزاری سے بچنے کے لئے قربانی کا ٹکڑا سے انجناب کا وعدہ کیا گیا۔ مگر سنیوں کی دلزاری کے لئے صحابہ کو کم تر ہزاری کی ہم شریعت کر دی گئی۔

علمائے کرام نے ایسے موقع پر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ جماعت یعنی صحابہ کرام کے ناموں کی حفاظت کا علم بلند کیا۔ آہ آج اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مسٹر جناح کے پیرو برے ہیں۔ یا مشرقی کے پیرو صفات حسنہ سے محروم ہیں۔ تو ہمارے مغربیت زدہ اصحاب ہمارا منہ تو چنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں، مگر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کا اثر ان انسانوں کے ذلیعہ دنیا میں ظاہر ہوا۔ ان کے خلاف طعن و تشنیع سے موقع پر ان کا جذبہ عزت محفوظ رہا۔ ان کی رباں گنگے مجاقتی ہیں۔ ان کی زبانیں اگر گنگلی ہیں، تو انہوں نے صحابہ کا تحفظ کر لیا۔ ان کے خلاف، ان کی فصاحت و بلاغت و ادبیت کا زور اگر صرف ہوتا ہے تو علمائے کرام کے استحضات و استہزاء پر یہی وجہ ہو کہ انھیں دین المسلمین کے یہ دینی حضرات امت مسلمہ میں مزید فرقہ بندی کا باعث بن جاتے ہیں۔ اور زبان سے ماہر دہلہ الا اصلاح کا ورد کرتے ہوئے افشا و تحزیب کی تحمیری کرتے رہتے ہیں۔ مدح صحابہ رہے جس حق کو حاصل کرنے کے لئے صدائے سنی نوجوانوں نے قید و بند کو قبول کیا۔ حکومت یوپی نے مجبور ہو کر ان کا جائز مذہبی و شہری حق تسلیم کیا۔ شیعوں نے حکومت یوپی کے اس اعلان کے خلاف تبرمازی کی ہم کا آغاز کر دیا۔ لکھنؤ کے بازاروں میں مذہبی ناشی کا مظاہرہ ہوا۔ ملت اسلامیہ کے ان مصائب میں مسلم لیگ کے اظہار نے لاہور و اسی اور جیسی کا کامل مظاہرہ کیا۔ سواد اعظم اسلام کے قلوب میں مسلم لیگ کی روش سے ناراضگی کی لہر دو گئی۔ مسلم لیگ کے اکابر اور کرسی نشین لیڈروں نے اگر کسی حرکت کا ثبوت دیا تو صرف اتنا کیا کہ شملہ کی بلڈ جوٹوں سے ایک اعلان کے ذریعہ مدح صحابہ اور تبرکات کی قابل نفرت قرار دیکر سنیوں کے زخمی دلوں پر نمک پاشی کی مسلم لیگ نے اس موقع پر ہندوستان کے مسلمانوں کی عظیم اکثریت کے مذہبی جذبہ سے بے اعتنائی برت کر ناقابل معافی جرم کا ارتکاب کیا۔ اور مذہبی حلقوں میں مسلم لیگ کے دعاوی کے متعلق بدظنی پیدا ہو گئی۔ آج بھی مسلم لیگ کے اکابر سنی شیعہ مسئلہ کا حل کرنے سے قاصر ہیں۔ اور شیعہ لیڈروں کی سرمایہ داری سے مرعوب ہو کر اعلائے کلمۃ الحق کرنے کی جرات نہیں رکھتے۔ مسلم لیگ کانفرنس دہلی میں حسرت موہانی صاحب کا ریزولیشن دوبارہ مذمت تبرمازی اسی وجہ سے پاس نہ ہو سکا۔ خداوندان لیگ کو چاہیے کہ مذہبی طبقوں سے جنگ مول کے کہ از مودہ را از مودوں پر عمل پیرا ہونے سے محتجب رہیں۔ سنی زعماء و سنی علماء کو کو سنے سے پہلے شیعوں کی دلزاری و شریعت پر غور کر کے اتحاد و اتفاق کے لئے کوئی صحیح راہ عمل تجویز کریں۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر ہندو پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر شیعوں نے سنیوں کی صد سالہ رواداری کا جو صلہ ان کو عطا کیا ہے اس نے سنیوں کی آنکھیں کھول دی ہیں جن کو کم اپنا سمجھتے تھے انھوں نے ہماری دلزاری کے لئے منتقل ہم کا آغاز کیا۔ غیروں سے پر کیا۔ گائے کے گوشت سے اجتناب اور سب صحابہ کا از نکات، مساجد کے سامنے باج بجانے کا حوالہ اور مدح صحابہ کا عدم حوالہ ایسے امور ہیں جن کو اہل سنت و اجماع کی سلیکٹ اور سب سے بڑھ کر قابل غور امر ہے کہ تبرمازیوں کی حمایت میں ہندوستان بھر کے شیعوں نے کامل اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کیا۔ شیعوں میں سے لیڈروں، ڈاکٹروں زمینداروں مجلس اہلین سار کے ممبروں بلکہ رطیفہ کے اشخاص نے تبرمازی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس طرح یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا کہ ہندو مندوں کے اس دور میں ایک قوم ایسی بھی موجود ہے جو دوسری قوم کے بزرگان دین کو گالیاں دینا، اپنا مذہبی و شہری حق قرار دیتی ہے۔ اور اس حق کے حصول کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔ مگر ملت اسلامیہ میں ابھی ایسے اشخاص کی کمی نہیں جو دلی و دماغ کے بجائے کان سے ہی کام لینا جانتے ہیں۔ ایسے عقل و خرد سے عاری اشخاص شیعوں کی ان حرکات کے باوجود سنی شیعہ اختلاف کا ذمہ دار علمائے کرام کو قرار دے رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مولویوں نے تکفیر کا مسلخہ اختیار کر رکھا ہے۔ اور یہ لوگ اتحاد نہیں ہونے دیتے مولویوں کو خدا گردینا چاہیے۔ کیونکہ یہ ایسے جشی ہیں کہ صحابہ کرام کے خلاف شیعوں کی بذریعہ گورداشت نہیں کر سکتے اور گالیاں بکنا شیعوں کا پیدائشی حق ہے۔ مولویوں کی غوغا آرائی کو زوق پر دال ہے۔

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں جو چاہے سب کا حق گرفتار کرے مولویوں کی یہ کور ذوقی مبارک ہو۔ ان کی یہ کور ذوقی مذہبی سے نا آشنا اشخاص کی خوش ذوقی سے کروڑ مار درجہ زیادہ قابل محبتین ہے۔ (ربانی)

اطلاع

جن حضرات نے صور اسرافیل، خاکساری، خد کے نئے برائے فروخت دفتر سے منگوائے تھے۔ ان حضرات نے ابھی تک فروخت شدہ کتب کی قیمت ارسال نہیں کی۔ براہ کرم جلد حساب صاف فرما کر ممنون فرماویں (منیجر)

ضروری گزارش

جریدہ کے سابقہ دو نمبروں میں جن حضرات کی میعاد خریداری کے ختم ہونے کا اعلان درج کیا گیا تھا ان میں سے چند اصحاب نے رچہ ذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا ہے۔ بہت سوا صاحب کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اب پھر دوبارہ دی بی کرنے کی بجائے چہ ذریعہ منی آرڈر روانہ کرنے کی درخواست کی جاتی ہے۔ اب کی دفعہ جواب نہ موصول ہونے کی وجہ سے ۱۶ نومبر کا پھر ذریعہ دی بی ارسال ہوگا۔ (منیجر)

تحفہ انصار اللہ

اللہ کے دین کی مدد کرنوالے

حزب الانصار کی مالی حالت کے متعلق کئی بار مآثرین کو توجہ دلائی جا چکی ہے۔ جن حضرات نے اس تک اولاد کی ہے ان کے اسماء کی فہرست تصدیق شدہ استناد و رجحان کی جاتی ہے۔ اندر کرم جملہ امداد کنندگان کے عمل کو قبول فرمائیے اور ان کو اجر جلیل عطا کرے آمین!

جن احباب نے اس تک امدادی رقم ارسال نہیں کی وہ ہفتہ عشرہ کے اندر بذریعہ آؤرڈر رقم ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ ماہ شوال کے پہلے ہفتہ میں ارکان مجلس کے طلب میں حزب الانصار کے مستقبل کے متعلق غور ہوگا۔ جملہ ممدوران ملت و شوال سے پہلے اپنے عطیات روانہ فرمائیں تاکہ کارکنان مجلس کی حوصلہ افزائی ہو سکے اور وہ پرامید و کوشش کے رشتہ مستقبل کا تصور کر سکیں۔ اور موجودہ مہم و یاس انصار کی حالت کا خاتمہ ہو سکے۔ (رنا ظمہ ذوق)

فہرست عطیات برائے ادائیگی قرضہ
موصولہ در دفتر مجلس مخزنہ خزانہ الانصار
 از یکم جولائی ۱۳۲۹ تا ۱۰ اکتوبر ۱۳۲۹
 نام

حاجہ مولوی سید فتح علی شاہ صاحب
 مسلمان بدھوانہ
 حاجہ مولوی جان محمد صاحب مہر
 بذریعہ خباب مہر جان محمد صاحب
 بذریعہ خباب مہر جان محمد صاحب
 خباب نامہ صاحب جیتہ الاسلام محوی
 صیان ان

چند معائنات شریعہ و متفرق ادوی
رقوم موصولہ در دفتر مجلس مخزنہ خزانہ الانصار
 از یکم جون ۱۳۲۹ تا ۱۰ اکتوبر ۱۳۲۹

بذریعہ منشی کرم الدین صاحب
 خباب رحم علی صاحب
 خباب محمد شریف صاحب
 خباب سراج الدین صاحب
 خباب یحییٰ محمد صادق صاحب
 خباب الہی بخش صاحب
 نامعلوم الاسم صاحب
 خباب محمد یوسف صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 نامعلوم الاسم صاحب
 خباب تاجہ صاحب
 خباب فتح علی صاحب
 خباب نورانی صاحب
 خباب میاں محمد الدین صاحب
 خباب امام بخش صاحب
 خباب فضل الہی صاحب
 خباب خواجه عبدالحی صاحب
 خباب منشی محمد الدین صاحب
 خباب محمد رمضان صاحب
 خباب میاں علی محمد صاحب
 خباب غلام محی الدین صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ

حاجہ ایم عبد الرحمن صاحب
 خباب بابو غلام محی الدین صاحب
 خباب محمد صادق صاحب
 خباب ایم بوٹا خان صاحب
 خباب حکیم فضل حق صاحب
 خباب نام الدین صاحب
 خباب بابو غلام رسول صاحب
 خباب مستری عبدالحلیم صاحب
 خباب میاں ولی بابو شیریہ احمد صاحبان
 خباب منشی بکت علی صاحب
 خباب بل احمد الدین صاحب
 خباب سلطان رحمت احمد خان صاحب
 خباب حاجی مہر بخش صاحب
 خباب فضل الہی صاحب بھٹی
 خباب حضرت صاحبزادہ شاہ آغا صاحب
 خباب ایم عبد الرحمن صاحب
 خباب منشی غلام حسین صاحب
 خباب خواجه امکلا صاحب
 خباب میر غلام رسول صاحب
 خباب مفتی صاحب
 خباب میرزا علی حاجی محمد بخش صاحب
 خباب بابو غلام رسول صاحب
 خباب خباب مولوی محمد حسین صاحب
 رئیس الحقار کلکتہ
 معلوم الاسم صاحب
 خباب محمد صادق صاحب
 خباب حاجی بدو صاحب کلکتہ

متفرق
 خباب شیر محمد صاحب
 خباب حافظ راجہ صاحب
 خباب فضل احمد صاحب
 خباب محمد صادق صاحب
 خباب خواجه عبدالحی صاحب
 بذریعہ خباب مولوی فضل حمید صاحب
 خباب احمد دتر صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 خباب محمد رفیق صاحب
 متفرق
 خباب فضل الہی صاحب
 خباب میاں محمد عظیم صاحب پراچہ
 خباب قاضی باول بخش صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 قیمت فروخت خالی
 قیمت فروخت گندم بذریعہ حضرت امیر صاحب
 خباب وکھو صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 قیمت فروخت گندم بذریعہ حضرت امیر صاحب
 خباب قاضی شیر محمد صاحب
 خباب میاں محمد بخش صاحب
 خباب میاں محمد عظیم صاحب پراچہ
 خباب دلی محمد صاحب دھول
 خباب خواجه محمد امین صاحب
 خباب رحم علی صاحب
 خباب حافظہ فضل الدین صاحب
 خباب حافظہ دوست محمد صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 خباب پور علی فضل احمد صاحب
 خباب میاں محمد عظیم صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 بذریعہ حضرت امیر صاحب جلال انصار
 بذریعہ حضرت امیر صاحب قیمت فروخت گندم
 خباب شیخ عبد الوہاب صاحب
 خباب محمد صدیق صاحب
 خباب قاضی غلام ربانی صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 خباب میاں محمد امین صاحب
 بذریعہ حضرت امیر صاحب حزب الانصار
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 خباب میاں محمد الدین صاحب
 خباب فضل الہی صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 خباب میاں محمد عظیم صاحب
 خباب سلطان احمد صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ

مسلمان و جدید قیمت غلہ
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 معرفت خباب حضرت مولانا نور احمد صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 بذریعہ برکات احمد صاحب بکوی
 خباب محمد یوسف صاحب
 خباب فتح محمد صاحب
 بذریعہ برکات احمد صاحب بکوی
 خباب محمد حسین صاحب
 بذریعہ خباب حافظہ نظام الدین صاحب
 معرفت خباب حضرت مولانا نور احمد صاحب
 خباب مستری کریم بخش صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 خباب محمد سراج صاحب
 بذریعہ خباب محمد ہمدی صاحب
 سماء غلام عائشہ بی بی صاحبہ
 خباب حاجی فضل کریم صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 خباب احمد دین صاحب
 خباب محمد عالم صاحب
 خباب احمد دین صاحب
 خباب مستری کریم بخش صاحب
 مسلمان دھیری قیمت فروخت گندم
 خباب احمد دین صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 خباب شیر خان صاحب
 خباب متقی صاحب
 قیمت فروخت گندم بذریعہ حضرت امیر صاحب
 خباب سلطان احمد صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 خباب گلزار احمد صاحب
 خباب میاں محمد عظیم صاحب پراچہ
 بذریعہ خباب قاضی شیر محمد صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 خباب غلام حبیب صاحب
 بذریعہ خباب جلال الدین صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 خباب ہسبل صاحب
 قیمت فروخت گندم بذریعہ حضرت مولانا نور احمد صاحب
 خباب منشی کرم الہی صاحب
 خباب مستری عبدالرشید صاحب
 خباب مستری محمد الدین صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 خباب میاں محمد عظیم صاحب پراچہ
 خباب محمد بخش صاحب
 خباب محمد یوسف صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 خباب فتح محمد صاحب
 خباب فتح محمد صاحب
 از صندوق ہجیرہ روز جمعہ
 خباب فتح محمد صاحب

فہرست وصولی چندہ ارکان شہر کھیرہ

چند نذر ایچ و لانا حبیب الله
صاحب مبلغ خیر الاضیاء

نام ازیم بن سید ۲۰۰۰ رقم
مسلمانان بنیادی بگفت
موتی و مولی و مولی و مولی
خواب و اگر شکر دانه صاحب

میزان
چند و بذریعہ مولانا عبد الرحمن
صاحب مکتب الانصار کھیر
از یکم جون ۱۲۰۳ تا ۱۲۰۴ شوال ۱۲۰۳
غائب میان محمد شریف صاحب
غائب میان محمد شریف صاحب
غائب راجہ محمد خان صاحب
غائب میان عالم الدین صاحب
سیکڑی صاحب انجمن اسلامیہ کچوال
سلطان لکھ صاحب
غائب میان محمد شریف صاحب
غائب میان شاہ محمد صاحب
سلطان فتح گڑھ
غائب پیر بہر شاہ صاحب
غائب میان محمد شریف صاحب
نہوان

چیزه بندر عجم و نانا میر شاه
صاحب مسلخ خزان انصار بھر

ایکیم جون ۱۸۹۹ء تا ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء
جناب قاضی الہی بن عبد الکریم صاحبان
جناب مولوی قاسم نور صاحب

خواب صاحبزاده محمد عارف صاحب
 خواب مولوی محمد حیات صاحب
 خواب ملک عبد القی صاحب
 خواب میان محمد حیات صاحب
 مسلمانان کوٹ موئن
 ملک شیخ عبدالواحد صاحب

کل عینان	۸	۲	۲
۱۵-۲۵-۴۴	۸	-	-
(میں)	۸	۸	۸
	۸	۸	۸